11

ہفت روزہ لاہور

ندائے خلافت

www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا 35واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

27 رمضان تا 4 شوال 1447ھ / 17 تا 23 مارچ 2026ء

عید کے دن کا پسندیدہ عمل

﴿وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۱۸۵﴾ (البقرہ) ’’اور تم بڑائی کرو اللہ کی اس پر جو ہدایت اُس نے تمہیں بخشی ہے اور تا کہ تم شکر کر سکو۔‘‘

قرآن حکیم میں ماہِ رمضان کے روزوں کی فرضیت اور اُن سے متعلق احکام بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ’’اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تنگی نہیں چاہتا تا کہ پورا کرو گنتی کو اور تا کہ تکبیر (بڑائی) کرو اللہ کی اس پر کہ اُس نے تمہیں ہدایت دی اور تا کہ تم شکر کرو‘‘۔ گویا رمضان کے روزوں کی تکمیل پر اللہ تعالیٰ کی تکبیر اور اُس کے شکر ادا کرنے کی تلقین خود ربِ کائنات فرما رہے ہیں۔ چنانچہ یکم شوال یعنی عید کے دن مسلمان اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔

سیرت نبوی ﷺ سے بھی ہمیں یہی رہنمائی ملتی ہے کہ اس روز مسلمان نہا دھو کر، صاف ستھرے کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر عید گاہ کی جانب روانہ ہوں تو بآواز بلند اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے جائیں اور واپسی پر بھی اس عمل کو دہرائیں کہ پوری بستی اللہ کی تکبیر سے گونج اُٹھے۔ آنے اور جانے کے لیے مختلف راستوں کو اختیار کرنے کی تلقین بھی اسی لیے ہے کہ بستی کا کوئی کونہ تکبیرِ الٰہی کی گونج سے محروم نہ رہے۔ نمازِ عید تو ہے ہی دو رکعت شکرانہ جو مسلمان اجتماعی طور پر صف بستہ ہو کر اپنے آقا و مالک کی جناب میں ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عید کے معمولات کو اس کی اصل روح کے مطابق سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

ڈاکٹر اسرار احمدؒ
خطابِ عید سے اقتباس

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

اس شمارے میں

عید الفطر اور عالمِ اسلام کی ذمہ داری

غزوۂ بدر میں ہمارے لیے سبق

عید الفطر کی حقیقت، اہمیت اور پیغام

امیر سے ملاقات (48)

کیا دنیا آخری معرکے کی طرف بڑھ رہی ہے؟

اوراب: مسخ شدہ ٹرمپ

الھدیٰ
ڈاکٹر اسرار احمدؒ 1175

انسانی زندگی کے اُتار چڑھاؤ

سُورۃُ الرُّوم | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیت:54

اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّۃً ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ
بَعۡدِ قُوَّۃٍ ضُعۡفًا وَّ شَیۡبَۃً ؕ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَ ہُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡقَدِیۡرُ ﴿۵۴﴾

آیت:۵۴ ﴿اَللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ ضُعۡفٍ﴾ ’’اللہ ہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا کمزوری سے‘‘

یعنی انسان کا بچہ اپنی پیدائش کے وقت بہت کمزور ہوتا ہے۔

﴿ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ ضُعۡفٍ قُوَّۃً﴾ ’’پھر اُس نے طاقت عطا کی کمزوری کے بعد‘‘

پھر اللہ کی قدرت اور مشیت سے وہی ناتواں بچہ بڑا ہو کر کڑیل جوان بن جاتا ہے۔

﴿ثُمَّ جَعَلَ مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّۃٍ ضُعۡفًا وَّ شَیۡبَۃً ؕ﴾ ’’پھر طاقت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا طاری کر دیا‘‘

پھر رفتہ رفتہ انسان کی تمام صلاحیتیں زوال کا شکار ہو جاتی ہیں اور بڑھاپے میں ایک دفعہ پھر انسان کمزوری اور بے بسی کی تصویر بن کر رہ جاتا ہے۔

﴿یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَ ہُوَ الۡعَلِیۡمُ الۡقَدِیۡرُ ﴿۵۴﴾﴾ ’’وہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے‘ اور وہ سب کچھ جاننے والا‘ بہت قدرت والا ہے۔‘‘

درس حدیث

مسلمان مسلمان کا بھائی ہے

عَنۡ سَالِمٍ ؓ عَنۡ أَبِیۡهِ أَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الۡمُسۡلِمُ أَخُو الۡمُسۡلِمِ لَا یَظۡلِمُهُ وَلَا یُسۡلِمُهُ مَنۡ کَانَ فِیۡ حَاجَةِ أَخِیۡهِ کَانَ اللّٰهُ فِیۡ حَاجَتِهِ وَمَنۡ فَرَّجَ عَنۡ مُسۡلِمٍ کُرۡبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنۡهُ بِهَا کُرۡبَةً مِنۡ کُرَبِ یَوۡمِ الۡقِیَامَةِ وَمَنۡ سَتَرَ مُسۡلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ))(رواہ مسلم)

حضرت سالم ؓ نے اپنے والد سے روایت کی، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ اُس پر ظلم کرتا ہے، نہ اُسے (ظالموں کے) سپرد کرتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کی حاجت روائی فرماتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے اس کی ایک تکلیف دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور کرتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس (کے عیبوں) کی پردہ پوشی فرمائے گا۔‘‘

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان' نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

27 رمضان تا 4 شوال 1447ھ جلد 35
17 تا 23 مارچ 2026ء شمارہ 11

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: رضاء الحق

مجلس ادارت: ● فریداللہ مروت ● محمد رفیق چودھری ● وسیم احمد باجوہ ● خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد' طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس' ریلوے روڈ' لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون:78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے' ماڈل ٹاؤن' لاہور۔ 54700
فون:03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا' یورپ' ایشیا' افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ' منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ
رضاء الحق

عید الفطر اور عالمِ اسلام کی ذمہ داری

عید الفطر اگرچہ ابھی چند دن کے فاصلے پر ہے، مگر دنیا بھر کے مسلمان شدت سے اس دن کے منتظر ہیں۔ عید کے انتظار کو بچپنا، غیر سنجیدگی یا غیر فطری کیفیت قرار دینا درست نہیں، بلکہ یہ عین فطری بات ہے کہ مسلمان اُس دن کا انتظار کرے، جب اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ماہ کی عبادت اور ریاضت کا صلہ ملنے والا ہو۔ حدیثِ قدسی میں آتا ہے: ''ابنِ آدم کا ہر عمل اُس کے لیے ہے، ایک نیکی دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھائی جاتی ہے، سوائے روزے کے، کیونکہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ بندہ میری خاطر اپنی خواہش اور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت، اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔'' اسی لیے عید الفطر محض ایک مذہبی تہوار نہیں بلکہ مسلمانوں کے درمیان اخوت، ایثار اور اجتماعی شعور کی علامت بھی ہے۔ رمضان کے دوران مسلمان روزہ، نماز، قیام اللّیل، تلاوتِ قرآن اور زکوٰۃ و صدقات کے ذریعے اپنے ایمان کو تازہ کرتے ہیں اور عید کا دن اسی روحانی تربیت کے ثمرات کا عملی اظہار بن کر آتا ہے۔

عید بار بار آنے والی خوشی کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں یہ لفظ اُس دن کے لیے مخصوص ہے جب مسلمان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے خوشی مناتے ہیں۔ اسلام میں عید کا دن صرف مسرت اور تفریح کا نام نہیں بلکہ شکر، عبادت اور باہمی ہمدردی کا دن بھی ہے۔ اس روز مسلمان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر اُس کا شکر ادا کرتے ہیں، اُس کی تسبیح و تہلیل اور تکبیر بلند کرتے ہیں اور اپنے اُن بھائیوں کو بھی یاد رکھتے ہیں جو محتاج اور ضرورت مند ہیں۔

درحقیقت عید اس حقیقت کی یاددہانی بھی ہے کہ خوشی کے لمحات میں بھی انسان اپنے رب کو نہ بھولے اور اپنی خوشیوں میں معاشرے کے کمزور طبقات کو شریک کرے۔ دنیا کی دیگر اقوام میں خوشی کے مواقع پر اکثر ہر طرح کی آزادی اختیار کر لی جاتی ہے، مگر اسلام اپنے ماننے والوں کو اخلاقی اور شرعی حدود کا پابند بناتا ہے۔ مسلمان اپنی زندگی کے ہر معاملے میں شریعت کے احکام اور نبی کریم ﷺ کی ہدایات کا پابند رہتا ہے۔ حقیقی مسلمان وہی ہے جو خوشی کے مواقع پر بھی ان حدود کا احترام کرے اور بے لگام آزادی کو اختیار نہ کرے۔

اس سال عید ایسے حالات میں آ رہی ہے کہ جب عالمِ اسلام کے کئی خطے شدید آزمائشوں سے گزر رہے ہیں۔ دنیا کے بیشتر حصوں میں عید خوشیوں، ملاقاتوں اور مسرتوں کا پیغام لاتی ہے، مگر فلسطین بالخصوص غزہ میں یہی عید ملبے کے ڈھیروں، اجڑے گھروں اور شہید ہونے والوں کی یادوں کے ساتھ منائی جا رہی ہے۔ ہزاروں خاندان اپنے پیاروں سے محروم ہو چکے ہیں اور لاکھوں افراد بے گھری اور محرومی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کی غزہ میں جاری مسلسل جارحیت

اور مسلمانوں کی نسل کشی کے باعث وہاں انسانی حالات بدستور سنگین ہیں اور عالمی توجہ دیگر تنازعات کی طرف منتقل ہونے کے باوجود غزہ کے عوام شدید مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ گزشتہ برسوں کی قتل و غارت گری نے ہزاروں خاندانوں کو بے گھر کر دیا ہے اور لاکھوں افراد کی زندگیاں متاثر ہوئی ہیں۔ محتاط اندازوں کے مطابق 72 ہزار سے زائد افراد شہید اور تقریباً پونے دو لاکھ زخمی ہو چکے ہیں۔ غزہ کی بڑی آبادی بے گھر ہو چکی ہے اور لاکھوں لوگ خیموں میں رہنے پر مجبور ہیں۔ ایسے میں امریکہ اور اسرائیل کی ایران پر مسلط کی گئی جنگ نے عالمی توجہ کو مزید تقسیم کر دیا ہے، حالانکہ ایران کی سیاسی اور سفارتی پوزیشن ہمیشہ یہ رہی ہے کہ وہ فلسطین کے مسئلے کو امتِ مسلمہ کا بنیادی مسئلہ قرار دیتا ہے۔ بہر حال دنیا ایک بڑی عالمی جنگ کے دہانے پر کھڑی ہے اور طاغوتی قوتیں اپنے ابلیسی ایجنڈا کی تکمیل کے لیے دنیا کے امن کو تاراج کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔

اگر عالمِ اسلام رمضان کی روح کو زندہ رکھتے ہوئے باہمی اختلافات سے بالاتر ہو جائے اور مشترکہ مقاصد کے لیے متحد ہو جائے تو یہی عید آنے والے بہتر مستقبل کی بنیاد بن سکتی ہے۔ یہ دن ہمیں یاد دلاتا ہے کہ امتِ مسلمہ ایک جسم کی مانند ہے؛ اگر ایک حصہ تکلیف میں ہو تو باقی جسم بھی بے چین رہتا ہے۔ ایسے میں مصیبت میں گرفتار مسلمانوں کی تکلیف کا بھی احساس کریں تاکہ دنیا بھر کے تمام مسلمان حقیقت میں ایک جسم کی مانند بن جائیں۔

احادیث مبارکہ میں آنے والی بعض روایات کے مطابق مستقبل میں حق و باطل کے بڑے معرکوں میں خراسان کے خطے کو خاص اہمیت حاصل ہوگی۔ اس خطے سے عموماً وہ وسیع علاقہ مراد لیا جاتا ہے جو آج کے افغانستان، ایران، پاکستان اور وسطی ایشیائی ممالک کے چند علاقوں پر مشتمل ہے۔ اِن روایات میں اس بات کی بشارت دی گئی ہے کہ اسی خطے سے مسلمانوں کے ایسے لشکر اُٹھیں گے جو حق کی نصرت کریں گے اور بالآخر یروشلم تک اسلام کا پرچم لے کر وہاں نصب کریں گے۔ اس پس منظر میں یہ احساس اور بھی گہرا ہو جاتا ہے کہ اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام نافذ کرنے کے لئے اور مسلم اُمّہ کو جسدِ واحد بننے کے لیے یہی وقت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلم دنیا کے حکمرانوں اور اہلِ اختیار کو درست راستہ دکھائے، اُنہیں دنیا بھر میں اسلام کے نظامِ عدلِ اجتماعی کے قیام کی توفیق عطا فرمائے اور پاکستان کو امن، استحکام اور سربلندی نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین! ✿✿✿

اطلاع

ادارہ ندائے خلافت کی جانب سے قارئین کو **عید الفطر مبارک**

نیز قارئین نوٹ فرمالیں کہ عید کی تعطیلات کی وجہ سے ندائے خلافت کے آئندہ شمارے کا ناغہ ہوگا۔

گوشۂ انسدادِ سود

پاکستان میں انسدادِ سود کی کوششوں کی تاریخ اور مستقبل کے امکانات

(گزشتہ سے پیوستہ)

حرمت سود

مندرجہ ذیل امور پر اب نہ صرف یہ کہ علماء کے مابین کوئی اختلاف نہیں بلکہ اسلامک آئیڈیالوجی کونسل اور فیڈرل شریعت کورٹ دونوں کا فیصلہ بھی اس کی تائید میں ہے کہ:

1) سود حرامِ مطلق ہے چاہے وہ ''مرکب'' ہو یا ''سادہ''۔

2) سود حرام ہے چاہے قرضہ انفرادی ضرورتوں کے لیے ہو یا تجارتی مقاصد کے لیے۔

3) سود صرف قرض میں ہی نہیں ہوتا بلکہ بیع میں بھی ہوتا ہے۔ قرض کے سود کو (جو کہ عام طور پر روپے پیسے میں ہوتا ہے) ربا النسیہ اور بیع کے سود کو (جو کہ اشیاء کی خرید و فروخت یا اشیاء کے قرض میں ہوتا ہے) ربا الفضل کہتے ہیں۔

4) اگر کوئی معاملہ سودی ہو تو اسے حرام جاننا چاہیے چاہے اس میں ''ظلم'' بظاہر نظر آئے یا نہ آئے۔ مثلاً اگر صرف ایک فیصد شرح سود پر قرضہ دیا جا رہا ہو تو بھی یہ حرام ہوگا جبکہ اگر کسی بیع میں سو فیصدی منافع کمایا جا رہا ہو اور اس میں کوئی اور شرعی قباحت نہ ہو تو وہ جائز ہوگی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فتنہ انگیزوں کے اعتراض ﴿اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا﴾ کا بس اتنا ہی جواب دیا ہے کہ ﴿اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ (جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1420 دن گزر چکے!

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(5 تا 10 مارچ 2026ء)

جمعرات 05 مارچ: مرکزی اسرہ کے اجلاس کی صدارت کی۔

جمعۃ المبارک 06 مارچ: پروگرام ''امیر سے ملاقات'' کی ریکارڈنگ کرائی۔ مشیر خصوصی محترم ایوب بیگ صاحب سے مختصر ملاقات ہوئی۔ خطاب جمعہ (اردو تقریر) مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں ارشاد فرمایا۔

پیر 09 مارچ: یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور ''جدید مسائل کا قرآنی حل'' کے موضوع پر خطاب کیا اور طلبہ کے ساتھ سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔

منگل 10 مارچ: پروفیشنل اکیڈمی آف کامرس میں "Mental Health and Inner Peace" کے موضوع پر خطاب کیا اور طلبہ کے ساتھ سوال و جواب کی نشست بھی ہوئی۔

معمول کی سرگرمیاں: مرکز تنظیم اسلامی لاہور میں تنظیمی امور انجام دیے۔ متفقہ ترجمۂ و نصاب قرآنی کے حوالہ سے ذمہ داریاں انجام دیں۔ دورۂ ترجمہ قرآن کی ذمہ داری جاری ہے۔ الحمدللہ!

غزوۂ بدر میں ہمارے لیے سبق

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 6 مارچ 2026ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

رمضان المبارک کے دوسرے عشرہ میں غزوۂ بدر کا واقعہ پیش آیا تھا اور آج بھی رمضان کے دوسرے عشرہ میں کفار کے ساتھ اُمت کی جنگ جاری ہے۔ جنگ بدر کے فوراً بعد سورۃ الانفال نازل ہوئی تھی جس میں اہل کفر کے ساتھ جنگ پر تبصرہ بھی کیا گیا اور اہل ایمان کے لیے اس میں رہنمائی کے بھی کئی پہلو موجود ہیں۔ اس سورۃ کی آیت نمبر 17 میں فرمایا:

﴿فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۠﴾

''پس (اے مسلمانو!) تم نے انہیں قتل نہیں کیا' بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا۔''

غزوۂ بدر کے حالات سے تقریباً ہم سبھی واقف ہیں، ایک طرف ایک ہزار تجربہ کار جنگجوؤں پر مشتمل لشکر تھا جو ہر طرح کے جنگی ساز و سامان سے لیس تھا اور دوسری طرف صرف 313 مجاہدین تھے جن کے پاس اسلحہ بھی مکمل نہیں تھا کیونکہ وہ جنگ کی غرض سے مدینہ منورہ سے نہیں نکلے تھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی کہ 313 اہل ایمان کو کفار کے تین گنا بڑے لشکر سے ٹکرا دے اور پھر اہلِ ایمان کو فتح عطا کر کے اس دن (17 رمضان المبارک، 2ھ) کو یوم الفرقان بنا دے۔ یعنی حق اور باطل میں فرق کر دینے والا دن۔ اس جنگ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کو بھی اہلِ ایمان کی نصرت کے لیے بھیجا لیکن تب جب وہ 313 اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ اس جنگ میں 70 مشرک قتل ہوئے اور 70 ہی کے قریب گرفتار ہوئے۔ بے سروسامان اہل ایمان کے لیے اتنی بڑی فتح اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہ تھی۔ اسی نسبت سے اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ ان مشرکین کو تم نے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے قتل کیا ہے۔ سیرت کی کتابوں میں ذکر موجود ہے کہ جنگ کے دوران حضور ﷺ نے مٹھی بھر کر کنکریاں اہل کفار کی طرف پھینکیں جس کے بعد کفار کی صفوں میں بھگدڑ مچ گئی اور اسی دوران 70 بڑے بڑے کفار قتل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَآءً حَسَنًا ۭ﴾ (الانفال:17)

''اور جب آپؐ نے (ان پر کنکریاں) پھینکی تھیں تو وہ آپؐ نے نہیں پھینکی تھیں بلکہ اللہ نے پھینکی تھیں تاکہ اللہ اس سے اہل ایمان کے جوہر نکھارے خوب اچھی طرح سے۔''

مرتب: ابوابراهيم

حقیقت میں تو اللہ ہی کا اذن ہوتا ہے۔ بظاہر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ جنگ لڑ رہے تھے اور حضور ﷺ نے کفار کی طرف مٹی پھینکی ہے لیکن حقیقت میں یہ کچھ اللہ ہی کروا رہا تھا۔ یہ قربِ الٰہی اور معیت الٰہی کی انتہا کا معاملہ ہے۔ سبق یہ حاصل ہوا کہ جو جماعت اللہ پر ایمان لاتی ہے اور پھر اللہ کے دین کو قائم کرنے کے لیے اپنی جان، مال اور ہر چیز کو اللہ کی راہ میں قربان کرنے کے لیے تیار ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا قرب اور معیت اُس کو حاصل ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو اس مشن کے لیے بھیجا گیا تھا:

﴿لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ﴾ (التوبہ:33) ''تاکہ غالب کر دے اسے کل کے کل دین (نظام زندگی) پر۔''

آپ ﷺ نے اس مشن کے لیے 23 سال جدوجہد کی۔ مکہ کے 13 سال جہاد بالقرآن کیا۔ یعنی تلوار نہیں اُٹھائی بلکہ تذکیر بالقرآن کے ذریعے ایک جماعت تیار کی۔ اس کے بعد اس انقلابی جماعت کو ہجرت کا حکم ملتا ہے اور اسی دوران قتال کا حکم بھی نازل ہوتا ہے۔

﴿اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰي نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُۨ ؀﴾ (الحج) ''اب اجازت دی جا رہی ہے (قتال کی) ان لوگوں کو جن پر جنگ مسلط کی گئی ہے' اس لیے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔'' ''اور یقیناً اللہ اُن کی نصرت پر قادر ہے۔''

ہجرت کے بعد سورۃ البقرہ کا نزول ہوتا ہے، قتال کے مزید احکامات بھی آتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ الانفال میں ہی فرمایا:

﴿وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ؀﴾ ''اور (اے مسلمانو!) ان سے جنگ کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (کفر) باقی نہ رہے اور دین کل کا کل اللہ ہی کا ہو جائے۔ پھر اگر وہ باز آ جائیں تو جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ یقیناً اُس کو دیکھ رہا ہے۔''

اسی تناظر میں پھر معرکہ بدر سجتا ہے۔ فتنے کا لفظ قرآن میں کئی معنوں میں آیا ہے۔ یہ آزمائش کے معنوں میں بھی آتا ہے، عذاب کے معنوں میں بھی، فساد اور شر کے معنوں میں بھی۔ ایک بڑی شرارت اللہ کے دین کی راہ میں روڑے اٹکانا بھی ہے۔ ایسے حالات کہ جہاں اللہ کی کامل بندگی ممکن نہ ہو، باطل کا نظام ہو تو وہ بھی فتنہ ہے۔ اس فتنے کے خاتمے کے لیے اللہ نے قتال کا حکم دیا تاکہ اللہ کی زمین پر اللہ کا حکم نافذ ہو اور اللہ کی زمین پر اللہ کی کامل بندگی ہو سکے۔ اسلام میں قتال کا مقصد جنگ برائے جنگ ہرگز نہیں ہے بلکہ یہ جنگ اس لیے ضروری ہے تاکہ فتنہ باقی نہ رہے، یعنی اللہ کے دین کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ رہے اور پورے کا پورا نظام اللہ کے لیے ہو

جائے۔ محمد مصطفیٰ ﷺ کا مقصد بعثت اللہ کی زمین پر اللہ کے دین کو غالب کرنا تھا، اسی کے لیے 23 برس محنت ہوئی۔ اس جدوجہد کے ہر موڑ پر صحابہ کرام ؓ نے اپنی جان، مال، وقت اور صلاحیتوں کی قربانی پیش کی جس کے بعد اللہ تعالیٰ کی مدد بھی آئی۔

آج اس دین کے قیام و نفاذ کی ذمہ داری اُمت کے کندھوں پر ہے۔ بقول اقبال ؎

وقتِ فرصت ہے، کہاں کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

اس دین کی دعوت اور اس کے نفاذ کی جدوجہد اُمت کا فریضہ ہے۔ لیکن اُمت کی اکثریت اس فریضہ کو بھول چکی ہے۔ لوگ چند عبادات پر مطمئن ہو کر بیٹھ گئے اور کچھ نے تو اس جدوجہد کے خلاف دلائل دینا شروع کر دیے ہیں، کوئی کہتا ہے اقامت دین کی جدوجہد ضروری نہیں، کوئی کہتا ہے فرض نہیں وغیرہ۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں قصاص کا حکم دیتا ہے، چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا ہے، زانی اور شرابی کو کوڑے مارنے کی سزا سناتا ہے۔ ان تمام سزاؤں پر عمل درآمد کون کرے گا؟ سود کا خاتمہ اور برائی کا سدباب کون کرے گا؟ جب اسلامی نظام نافذ ہوگا تو شریعت نافذ ہوگی اور شرعی سزاؤں پر عمل درآمد ہوگا۔ لہٰذا جنگ بدر بھی اس نظام کے قیام کے لیے لڑی گئی۔ آج یہ ذمہ داری اس اُمت کے کندھوں پر ہے کہ اسلامی نظام کے قیام کے لیے جدوجہد کرے۔

جنگ بدر بھی رمضان المبارک میں ہوئی اور فتح مکہ کا واقعہ بھی رمضان میں ہوا۔ یعنی رمضان اہل ایمان کی مجاہدانہ تربیت کے لیے دیا گیا ہے۔ لیکن آج ہم رمضان کے ان قیمتی اوقات کو کرکٹ، کھیل تماشے اور رمضان ٹرانسمیشن کے ہلے گلے میں ضائع کر رہے ہیں۔ رمضان کی راتیں قرآن کو پڑھنے اور اس کے پیغام کو سمجھنے کے لیے ہیں لیکن ہمارے ہاں ساری رات مارکیٹوں میں شاپنگ، کھانے پینے اور موج میلے میں گزر جاتی ہے۔ حالانکہ رمضان کے ان بابرکت لمحات سے فائدہ اُٹھا کر ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مضبوط کر سکتے ہیں۔ حدیث قدسی کے الفاظ ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ((الصوم لی وانا اجزی بہٖ)) روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ ہوں۔ روزہ رکھ کر ہم اللہ کے قریب ہو جاتے ہیں اور رات کو قرآن کی تلاوت اور تفہیم ہمیں اس بات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا تقاضے کر رہا ہے۔ اس مجاہدانہ تربیت کا لازمی تقاضا ہے کہ ہم اللہ کے رسول ﷺ کے مشن کو لے کر کھڑے ہوں، یعنی نفاذ اسلام کی جدوجہد میں شامل ہوں، اسلام کے نفاذ کے لیے میدان میں اُتریں۔ اس کے برعکس ہمارے ہاں چاند رات کو ہی سب تقاضوں کو بھول کر دنیا و مافیہا میں دوبارہ مشغول ہو جانے کا رواج ہے۔ روزِ محشر اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے کیا جواب دیں گے اگر یہ پوچھ لیا گیا کہ نفاذ اسلام کی جدوجہد میں میرا خون طائف کی گلیوں میں اور اُحد کے میدان میں بہا، میرے صحابہؓ نے اپنی جانوں کے نذرانے اللہ کی راہ میں پیش کیے، اس راہ میں میرے گھر میں تو فاقوں کی نوبت آئی، اللہ کے دین کی خاطر پیٹ پر پتھر باندھے، ذرا بتاؤ تو تم دین کی خاطر کیا لے کر آئے ہو؟ محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ بنی اسرائیل کی تاریخ کا موازنہ کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ جس طرح سابقہ اُمتِ مسلمہ نے کتاب کو فراموش کر دیا، اسی طرح موجودہ اُمتِ مسلمہ نے بھی قرآن کو فراموش کر دیا۔ سابقہ اُمت نے جس طرح اپنے پیغمبر کو جواب دیا: ﴿فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝۲۴﴾ (المائدہ) ''بس تم اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور جا کر قتال کرو، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔''

اسی طرح موجودہ اُمت کے بعض لوگوں نے بھی اللہ کے رسول ﷺ کے مشن کے لیے کھڑا ہونے سے انکار کر دیا، جس طرح سابقہ اُمت تن آسانیوں میں پڑ گئی تھی، اسی طرح موجودہ اُمت بھی آسائشوں میں پڑ چکی ہے، اللہ کی راہ میں کھڑا ہونے سے، دین کے قیام کی جدوجہد سے، قرآن سے تعلق قائم کرنے سے آج اُمت بھاگتی ہے۔ سابقہ اُمت بھی دنیا کی محبت میں ڈوب گئی تھی اور موجودہ اُمت کا بھی یہی حال ہے۔ اسی وجہ سے سابقہ اُمت پر بھی ذلت اور محتاجی تھوپ دی گئی اور موجودہ اُمت بھی اسی وجہ سے ذلیل و رسوا ہے۔ ایک طرف یہود و ہنود اور نصاریٰ اسلام دشمنی میں متحد ہو چکے ہیں اور باقاعدہ جنگ مسلط کر چکے ہیں اور دوسری طرف اُمت کن غفلتوں میں پڑی ہے۔ آج امریکی فوج کو بتایا جا رہا ہے کہ تم مقدس جنگ میں جا رہے ہو، اس جنگ کے بعد حضرت عیسیٰؑ تشریف لائیں گے۔ نیتن یاہو گریٹر اسرائیل کے قیام کو اپنا روحانی مشن بتاتا ہے۔ امریکی سفیر کہتا ہے کہ اگر اسرائیل مشرق وسطیٰ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے تو یہ بائبل کی پیشین گوئی کو پورا کر رہا ہے۔ جبکہ دوسری طرف ہمارا لبرل اور سیکولر طبقہ کہتا ہے کہ ہر بات میں مذہب کو مت لے کر آیا کرو، مذہب تمہارا ذاتی معاملہ ہے وغیرہ، اس کا سیاست اور ریاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہی باطل سوچ ہم اپنے بچوں کو سکول، کالجز اور یونیورسٹیز میں پڑھا رہے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حالانکہ اسلام محض عقائد، عبادات اور چند رسومات کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ مکمل نظامِ حیات ہے۔ اس میں سیاست، معیشت اور معاشرت سمیت تمام پہلو شامل ہیں۔ جب ہم یہ بات کہتے ہیں تو ہمیں بنیاد پرست، انتہاپسند اور پتا نہیں کیا کیا کہا جاتا ہے لیکن وہی بات اگر ڈونلڈ ٹرمپ، نیتن یاہو اور مودی کرے تو ہمارا لبرل طبقہ وہاں خاموش ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اسرائیل، امریکہ اور انڈیا کے حکمران کٹر مذہبیت کے علمبردار بن رہے ہیں۔ محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے اللہ کے رسول ﷺ کی احادیث اور پیشین گوئیوں کی روشنی میں مستقبل کے جس منظرنامے کی طرف توجہ دلائی تھی آج وہ دنیا کے سامنے آرہا ہے۔ ڈاکٹر صاحبؒ سیاسی تجزیہ بھی کرتے تھے۔ انہوں نے وجہ بھی بیان کی کہ اُمت مغلوب کیوں ہے، جگہ جگہ مسلمانوں کا لہو بہایا جا رہا ہے، 2 ارب مسلمان اور 57 مسلم ممالک ہونے کے باوجود ہم آج اتنے بے بس کیوں ہیں؟ کیا ہم اللہ کو نہیں مانتے؟ کیا اللہ علی کل شی قدیر نہیں ہے؟ اللہ تو رحمٰن بھی ہے اور رحیم بھی ہے، حقیقت میں ہم اللہ کے ساتھ مخلص نہیں رہے۔ ہم نے اللہ کی کتاب کو فراموش کر دیا ہے۔ اگر ہم سود کا دھندہ نہیں چھوڑیں گے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ جاری رکھیں گے، برائی اور بے حیائی کے کاموں کو نہیں روکیں گے تو اللہ کی مدد اور نصرت کیسے آئے گی۔ ڈاکٹر صاحبؒ قرآن کی ان تین آیات کا حوالہ اکثر دیا کرتے تھے:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۴۴﴾ (المائدہ) ''اور جو اللہ کی اُتاری ہوئی شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہی تو کافر ہیں۔''

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۵﴾ (المائدہ) ''اور جو فیصلے نہیں کرتے اللہ کی اُتاری ہوئی شریعت کے مطابق وہی تو ظالم ہیں۔''

﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴۷﴾ (المائدہ) ''اور جو لوگ نہیں فیصلے کرتے اللہ کے اُتارے ہوئے احکامات و قوانین کے مطابق وہی تو فاسق ہیں۔''

ڈاکٹر صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے

فتوے ہیں۔ اس کے تناظر میں بھی ہمیں خود کو دیکھنا چاہیے کہ اگر ہم اللہ کی شریعت کو نافذ نہیں کرتے تو اللہ کی مدد کیسے آئے گی۔ بقول اقبال ؎

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

غزوۂ بدر میں صحابہ کرام ؓ کے لیے اللہ کی مدد آئی کیونکہ انہوں نے تو اپنی جان و مال ، وقت اور صلاحیتوں کو اللہ کی راہ میں قربان کردینے کا عزم کیا ہوا تھا۔ آج ہم کیا کر رہے ہیں؟ اپنی ذات، مال و دولت، کرسی و اقتدار کے ہی گرد گھوم رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ مجرم نمبر 1 عرب ہیں کیونکہ ان کی زبان میں قرآن نازل ہوا مگر انہوں نے قرآن کے نظام کو قائم کرنے اور قرآن کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے کی بجائے دنیا، دولت، عیش پرستی کو ترجیح دی۔ مجرم نمبر 2 پاکستانی قوم ہے کیونکہ ہم نے کلمہ طیبہ: لا الٰہ الا اللہ کی بنیاد پر ملک حاصل کیا، ہمارا عہد یہ تھا کہ اگر ہمیں علیحدہ خطۂ زمین نصیب ہو جائے تو ہم اسلام کو قائم کرکے دنیا کے سامنے پیش کریں گے۔ لیکن ملک کو حاصل کرنے کے بعد ہم نے عہد میں خیانت کی۔ یہ ہمارا اجتماعی جرم ہے جس کی سزا ہمیں مل رہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے تھے کہ اس ذلت و رسوائی سے نکلنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم اجتماعی توبہ کریں اور جس عہد کی بنیاد پر ملک حاصل کیا ہے اس کو پورا کریں۔

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اُتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

آج پوری دنیا میں کوئی ایک خطہ بھی ایسا نہیں ہے جہاں ہم دنیا کو دکھا سکیں کہ یہ اسلام کا نظام ہے۔ جب ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کا مشن چھوڑا تو اللہ کی مدد اور تائید بھی ہم سے دور ہوگئی۔ ڈاکٹر صاحبؒ ایک حدیث بھی پیش کیا کرتے تھے جس کا مفہوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب قومیں تم پر حملے کرنے کے لیے ایک دوسرے کو اس طرح دعوت دیں گی جس طرح کھانا لگنے کے بعد دسترخوان پر آنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ صحابہ کرام ؓ نے پوچھا: کیا اس وقت ہماری تعداد اتنی کم ہوگی۔ فرمایا: نہیں بلکہ تم سمندر کی جھاگ کی مانند کثیر تعداد میں ہو گے مگر اللہ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہارا رُعب ختم کردے گا اور تمہارے دلوں میں وہن کی بیماری ڈال دے گا۔ پوچھا گیا: وہن کیا ہے؟ فرمایا: ((حُبُّ الدُّنیا وَ کَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ)) دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔ آج اُمت کا جائزہ لیا جائے تو بہت بڑی اکثریت اسی مرض میں مبتلا دکھائی دیتی ہے۔ دنیا اور دولت کے حصول میں حرام وحلال کی تمیز کو بھی پیچھے چھوڑ دیا گیا ہے بلکہ حرام خوری کی نئی نئی شکلیں سامنے آرہی ہیں۔ حکمرانوں کو ڈونلڈ ٹرمپ کا ڈر ہے مگر اللہ کا ڈر نہیں ہے۔

بتوں سے تجھ کو اُمیدیں خدا سے نو امیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے!

مومن تو اللہ سے ملاقات کے لیے تیار رہتا ہے۔ وہ موت سے نہیں ڈرتا۔ سنن ابی داؤد کی روایت ہے کہ نیک بندے کی روح عرش تک لے جائی جاتی ہے۔ مومن تو رب سے ملاقات کے لیے بے تاب رہتا ہے اور دنیا کو محض گزرگاہ سمجھتا ہے۔ آج دنیا میں قومیں اسی طرح اُمت پر ٹوٹ پڑی ہیں جیسا کہ حدیث میں بیان ہوا ہے۔ خلیج کی جنگ میں 31 ممالک کا اتحاد تھا، افغانستان کے خلاف جنگ میں 50 ممالک کا اتحاد تھا اور اب ایران کے خلاف جنگ میں امریکہ اور اسرائیل متحد ہیں۔ جبکہ دوسری طرف مسلم ممالک آپس میں دست و گریباں ہیں۔ پاکستان کو افغانستان کے خلاف اُلجھا دیا گیا ہے۔ حالانکہ مشرقی بارڈر پر پہلے ہی بھارت جیسا ازلی دشمن متحرک تھا، آج ہم نے مغربی بارڈر پر اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی دشمن بنا لیا ہے۔ حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ پاکستان اسرائیل کی نظروں میں کھٹک رہا ہے اور اسی لیے اس کے گرد گھیرا تنگ کیا جارہا ہے۔ سابق اسرائیلی وزیراعظم نے کھل کر پاکستان کو اپنا دشمن قرار دیا تھا اور اب نیتن یاہو اور نریندر مودی پاکستان کی جوہری صلاحیت کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارا نہیں خیال کہ ہمارے حکمرانوں کو اس بات کا اندازہ نہیں ہوگا، صرف ایمان غیرت اور جرأت کی ضرورت ہے، اللہ کے ساتھ مخلص ہونے کی ضرورت ہے۔

ایران اسرائیل جنگ

اس وقت ایران کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے بالکل بھی ٹھیک نہیں ہو رہا۔ آج اُمت کے خلاف اگر یہود و ہنود اور نصاریٰ اکٹھے ہوگئے ہیں تو ہمیں بھی شیعہ سنی تفرقہ کو ایک طرف رکھ کر اکٹھے ہوجانا چاہیے۔ اگر خدانخواستہ ایران پر یہود و نصاریٰ کا قبضہ ہو جاتا ہے تو وہ پاکستان کی سرحدوں تک پہنچ جائیں گے اور اس وقت پاکستان کا دفاع شاید اتنا آسان نہ ہو۔ عربوں کا خیال ہے کہ ٹرمپ ان کے ساتھ وفا کرے گا حالانکہ امریکہ ایک ایک کر کے سب کو شکار کر رہا ہے۔ آج مسلم ممالک متحد ہوجائیں تو اپنا دفاع مل کر کر سکتے ہیں ورنہ ایک ایک کر کے سب تباہ کر دیئے جائیں گے۔ اُمت کو متحد کرنے والی واحد شے قرآن ہے۔ قرآن اُمت کو بہت بڑا ویژن دیتا ہے جو کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ویژن تھا۔ آج اگر ہم اس ویژن کو اپنا لیں اور سب مل کر اقامتِ دین کی جدوجہد کریں تو مسلکی اور علاقائی اختلافات بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ ایران کی حکومتوں نے اپنے توسیع پسندانہ عزائم کے نتیجے میں عرب ممالک میں مسلمانوں کو ناراض کیا ہے۔ یہ ایران کی غلطی تھی مگر اس وقت اس کی جنگ کفار کے ساتھ ہے جو اہل سنت اور عرب ممالک کے بھی دشمن ہیں۔ اگر آج ہم ایران کے ساتھ کھڑے نہیں ہوں گے تو کل دشمن ہمارے گھر تک بھی پہنچ جائے گا۔ اسی طرح عرب ممالک کو بھی چاہیے کہ وہ امریکہ کا ساتھ دینے کی بجائے ایران کا ساتھ دیں کیونکہ وہ اسرائیل سے لڑ رہا ہے ورنہ گریٹر اسرائیل کا منصوبہ جب آگے بڑھے گا تو عرب ممالک بھی سلامت نہیں رہیں گے۔ عرب ممالک نے اپنے دفاع کے لیے امریکہ کو اڈے دیئے، جبکہ آج وہی اڈے وبال جان بن گئے ہیں۔ یہ وقت ہے کہ ہم مسلکی ، نسلی ، علاقائی اور ہر طرح کے تعصبات اور اختلافات کو ایک طرف رکھتے ہوئے متحد ہوجائیں۔ ہمارا اللہ ایک ہے، رسول ﷺ ایک ہیں، قرآن ایک ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کے مشن کو پورا کرنا ہماری ذِمّہ داری ہے۔ جب ہم اس بڑے مشن کے ساتھ جُڑیں گے تو چھوٹے چھوٹے اختلافات پیچھے رہ جائیں گے۔ موجودہ حالات کے تناظر میں کئی علماء نے آپس کے اتحاد و اتفاق کے لیے آواز بھی اُٹھائی ہے جن میں مفتی تقی عثمانی صاحب ، مولانا فضل الرحمان صاحب ، حافظ نعیم الرحمان صاحب اور مولانا زاہد الراشدی صاحب جیسے لوگ بھی شامل ہیں۔ باقی علماء بھی دل بڑا کریں اور ریاست بھی اپنی سطح پر کوشش کرے کہ بحیثیت مسلمان ہم متحد ہوجائیں۔ رمضان کا مہینہ ہے، میں دل سے عرض کرتا ہوں، رمضان میں ہی جنگ بدر ہوئی تھی۔ وہ ایمانی غیرت جو صحابہ کرام ؓ میں تھی ، اس جذبہ اور غیرت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور کچھ رمضان کی برکتوں کی وجہ سے بھی دلوں کو نرم کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بڑوں کو صحیح فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور عوام کو بھی ہدایت دے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اللہ کے رسول ﷺ کے عظیم مشن کو اپنانے اور اس کے لیے اپنی جان، مال، صلاحتیں اور وقت لگانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

۞۞۞

عید الفطر کی حقیقت، اہمیت اور پیغام

مفتی جمیل احمد

ایک مہینہ کی بھوک و پیاس، ریاضتوں اور لذاتِ نفس کی مخالفت میں مشقتیں برداشت کرنے کے بعد جو طبعی خوشی ہوتی ہے، اسی طرح دن کا روزہ، رات کی تراویح، بشکل زکوٰۃ وصدقات غرباء ومساکین کی ہمدردی وغمخواری کی اللہ تعالیٰ کی جانب سے توفیق پر جو عقلی خوشی مسلمانوں کو حاصل ہوتی ہے، شرعی دائرے میں رہتے ہوئے اسی خوشی کے اظہار کا نام ''عید الفطر'' ہے۔

لفظ عید کے لغوی مفہوم میں ''لوٹنا'' شامل ہے، جہاں ہر سال اس دن کے آنے اور پلٹنے کی وجہ سے اسے عید سے موسوم کیا جاتا ہے، وہیں مہینہ بھر کی روحانی ریاضتوں اور نفسانی واخلاقی طہارتوں وپاکیزگیوں کے بعد ایک نئی روحانی زندگی کے ''عود'' کر آنے کی وجہ سے بھی اس دن کو عید کہا جاتا ہے۔ یعنی رحمت، مغفرت، اور جہنم سے خلاصی کے عشروں کی سعادتوں سے بہرہ ور ہونے اور گناہوں کی کثافتوں سے پاک وصاف ہوجانے کے بعد دوبارہ ایک نئی پاکیزہ زندگی عطا ہوتی ہے؛ جس کی وجہ سے بھی اس تاریخی دن کو عید کہا جاتا ہے۔

دیگر اقوام وملل کے برعکس ہماری عید محض اظہارِ مسرت، رقص وسرود یا موج مستی وتعیشات کا نام نہیں ہے، بلکہ ہمارے دین میں عید کی بنیاد: روح کی لطافت، قلب کے تزکیہ، نفس وبدن کی طہارت، ایثار وہمدردی ہر ایک سے اظہارِ محبت، ہمدردی ویگانگت، آپسی اتحاد واتفاق، ملی اجتماعیت ووحدت، عجز وانکسار اور خشوع وخضوع پر قائم ہے۔

یعنی عید صرف علامتی خوشی اور رواجی مسرت کا دن نہیں؛ بلکہ مذہبی تہوار، ملی شعار اور عبادتوں کے بدلے کا دن ہے۔

عید الفطر کی رات یعنی چاند رات کو ''لیلۃ الجائزہ'' اور عید الفطر کے دن کو ''یوم الجوائز'' یعنی انعامات وبدلے کا دن حدیث میں کہا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

''یَوْمُ الْفِطْرِ یَوْمُ الْجَوَائِز''

عید کا دن ''یوم الجوائز'' یعنی انعام ملنے والا دن ہے۔ (کنز العمال)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دن کو دینی تہوار قرار دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ((إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا)) ''بے شک ہر قوم کے لیے عید کا دن ہوتا ہے اور یہ ہمارا عید کا دن ہے۔'' (بخاری)

اللہ تعالیٰ عید الفطر کے دن فرشتوں کو گواہ بنا کر روزہ داروں کی مغفرت فرمادیتے اور ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیتے ہیں، چنانچہ روزہ دار عید گاہ سے بخشے بخشائے واپس ہوتے ہیں۔

چاند رات ہم کیا کریں؟

عید الفطر کی رات بڑی فضیلت اور برکت والی ہے، یہ انعام کی رات اور اللہ تعالیٰ سے مزدوری لینے کی رات ہے، اس رات میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے بندوں کو رمضان کی مشقتوں، قربانیوں اور ریاضتوں کا بدلہ دیا جاتا ہے، دعائیں مقبول ہوتی ہیں، جنت واجب ہوتی ہے، دل کو روحانی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ((مَنْ قَامَ لَيْلَتَيِ الْعِيدَيْنِ مُحْتَسِبًا لِلَّهِ لَمْ يَمُتْ قَلْبُهُ يَوْمَ تَمُوتُ الْقُلُوبُ)) ''جس نے عیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کی دونوں راتوں میں اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کی امید رکھتے ہوئے عبادت میں قیام کیا اُس کا دل اُس دن مردہ نہیں ہوگا جس دن (قیامت کے دن) سب کے دل مُردہ ہوجائیں گے۔'' (ابن ماجہ)

اس لیے مارکیٹوں اور بازاروں میں مٹر گشت کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے حضور عجز ومسکنت سے اور خوب گڑگڑا کے مانگنے کی رات ہے، اسے ضائع کرنا بڑی محرومی کی بات ہے۔

عید کی نماز کن لوگوں پر واجب ہے؟

جس شخص میں درج ذیل امور پائے جائیں اس پر جمعہ وعیدین کی نماز واجب ہے:

(1) شہر یا بڑے گاؤں میں مقیم ہونا کیونکہ جو شخص چھوٹے گاؤں یا جنگل میں ہو اُس پر عید کی نماز واجب نہیں۔ (2) صحت مند ہونا کیونکہ جو مریض مسجد جانے سے معذور ہو یا مسجد جانے کی صورت میں بیماری بڑھ جانے یا دیر میں شفایابی کا یقین یا غالب گمان ہو تو اس پر عید کی نماز واجب نہیں۔ (3) آزاد ہونا کیونکہ غلام پر عید کی نماز واجب نہیں۔ (4) مرد ہونا پس عورتوں پر عید کی نماز واجب نہیں۔ (5) بالغ ہونا پس نابالغ پر عید کی نماز بلکہ کوئی عبادت واجب نہیں، وہ غیر مکلف ہے۔ (6) عاقل ہونا پس مجنون پر بھی کوئی عبادت لازم نہیں، وہ بھی غیر مکلف ہے۔ (7) نابینا (کوئی ساتھ لے جانے والا نہ ہو) پر عید کی نماز واجب نہیں۔ (8) چلنے پر قادر ہونا پس اپاہج پر اور پیر کٹے ہوئے شخص پر عید کی نماز واجب نہیں۔ (9) قید خانہ وغیرہ میں قید نہ ہونا، پس قیدی پر عید کی نماز واجب نہیں۔ (10) مسجد جانے میں کسی دشمن کا خوف نہ ہونا پس خائف پر عید کی نماز واجب نہیں۔ (11) سخت بارش اور کیچڑ وغیرہ نہ ہونا۔

عیدین کے مسنون اعمال:

(1) شریعت کے موافق اپنی آرائش کرنا۔ (2) غسل کرنا۔ (3) مسواک کرنا۔ (4) عمدہ سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا۔ (5) خوشبو لگانا۔ (6) صبح کو بہت سویرے اُٹھنا۔ (7) عیدگاہ میں بہت سویرے جانا۔ (8) عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز جیسے چھوہارے وغیرہ کھانا۔ (9) عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر دے دینا۔ (10) عید کی نماز عیدگاہ میں جا کر پڑھنا۔ (11) جس راستے سے جائے اُس کے سوا دوسرے راستے سے واپس آنا۔ (12) پیدل جانا۔ (13) راستے میں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا۔

عید الفطر کے دن نوافل پڑھنا

عید کے دن فجر کی نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد سے عید کی نماز ادا کرنے تک نفل نماز ادا کرنا مطلقاً (عیدگاہ ہو یا گھر یا کوئی اور جگہ) مکروہ (تحریمی) ہے، اور عید کی نماز کے بعد سے اس دن کے زوال تک صرف عیدگاہ میں نفل نماز ادا کرنا مکروہ ہے، جب کہ عید کی نماز کے بعد گھر میں نفل نماز ادا کرنا جائز ہے۔

عید کے دن صدقۂ فطر نکالنا

خوشی ومسرت کے موقع پر اسلام نے غریبوں کا خاص خیال رکھنے کا حکم فرمایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''اس دن غریبوں کی مالی مدد کرو۔'' (الدار قطنی)

اسی لیے ہر صاحب نصاب شخص پر اپنے اور اپنے زیرِ کفالت لوگوں کی طرف سے عید کے دن فطرانہ ادا کرنا واجب ہے، صدقۂ فطر عید سے پہلے رمضان میں دینا بھی جائز ہے حتیٰ کہ اگر کسی وجہ سے تاخیر ہوجائے تو عید کے بعد بھی دے سکتا ہے؛ یہ عبادت مالی ہے جو تاخیر سے ساقط نہیں ہوتی ہے۔ لیکن عید الفطر کے روز سورج نکلنے کے بعد عیدگاہ جانے سے پہلے فطرانہ ادا کرنا مستحب وپسندیدہ ہے، صدقۂ فطر چار قسم کی چیزوں: گیہوں، جو، کھجور اور کشمش میں واجب ہے۔

گیہوں میں قریب پونے دو سیر اور باقی تینوں میں ساڑھے تین سیر بعینہ وہ چیز یا اس کی قیمت ادا کی جائے۔ قیمت دینا زیادہ بہتر ہے۔ فطرانہ کا مقصد غرباء کی حاجت روائی ہے، اس لیے صاحبِ حیثیت اور متمول لوگ کھجور اور کشمش وغیرہ کی قیمتوں کے ذریعہ فطرانہ ادا کریں تا کہ غریبوں کا فائدہ ہو جائے۔

خوب اچھی طرح یاد رکھنے کے قابل یہ بات ہے کہ صدقۂ فطر ہمارے یہاں اگرچہ صاحبِ نصاب لوگوں پر واجب ہے، لیکن یہ انہی کے ساتھ خاص نہیں ہے، فقیر اور غیر صاحبِ نصاب لوگوں کو بھی نکالنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

مردوں پر جس طرح اپنی طرف سے صدقۂ فطر دینا واجب ہے اسی طرح نابالغ اولاد کی طرف سے بھی صدقۂ فطر دینا واجب ہے۔ اگر اولاد مالدار ہو تو پھر باپ کے ذمہ اپنے مال میں سے دینا واجب نہیں بلکہ اولاد کے مال میں سے ادا کرے اور بالغ اولاد کی طرف سے بھی دینا واجب نہیں۔ البتہ اگر کوئی بالغ لڑکا، لڑکی مجنون ہو تو اس کی طرف سے اس کا والد صدقۂ فطر ادا کرے۔ عورت پر صرف اپنی طرف سے فطرہ ادا کرنا واجب ہے، بچے یا والدین کی طرف سے نہیں۔

صدقۂ فطر کے مستحق بھی وہی لوگ ہیں جو زکوۃ کے مستحق ہیں یعنی ایسے غریب لوگ جن کے پاس اتنا مال نہیں ہے جس پر صدقۂ فطر واجب ہوتا ہو۔

صدقۂ فطر دینے میں اپنے غریب رشتہ داروں اور دینی علم کے سیکھنے سکھانے والوں کو مقدم رکھنا افضل ہے۔ جن لوگوں سے یہ پیدا ہوا ہے جیسے ماں باپ، دادا، دادی، نانا، نانی اور اس طرح اس کی اولاد ہے جیسے بیٹی، بیٹا، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی ان کو صدقۂ فطر نہیں دے سکتا، شوہر اپنی بیوی کو بھی صدقۂ فطر نہیں دے سکتا۔ خالہ، خالو، ماموں، مامی، ساس، سسر، خسر، سالا، بہنوئی، سوتیلی ماں، سوتیلا باپ سب کو صدقۂ فطر دینا درست ہے۔ صدقۂ فطر سے مسجد، مدرسہ، اسکول، غسل خانہ، کنواں، مسافر خانہ، پُل، سڑک غرضیکہ کسی طرح کی عمارت بنانا یا کسی میت کے کفن دفن میں خرچ کرنا یا کسی میت کی طرف سے اس کا قرضہ ادا کرنا درست نہیں ہے۔

جب تک کسی شخص کے صدقۂ فطر کے مستحق ہونے کی تحقیق نہ ہو جائے اس وقت تک اس کو صدقہ نہیں دینا چاہیے اگر بے تحقیق دے دیا پھر معلوم ہوا کہ وہ غریب ہی ہے تو ادا ہو گیا ورنہ دیکھا جائے کہ دل کیا گواہی دیتا ہے؟ اگر دل اس کے غریب ہونے کی گواہی دے تو ادا ہو گیا ورنہ پھر سے ادا کرے۔ ایک شہر سے دوسرے شہر میں صدقۂ فطر بھیجنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر دوسرے شہر میں اس کے غریب رشتہ دار رہتے ہوں یا وہاں کے لوگ زیادہ محتاج ہوں، یا وہ لوگ دین کے کام میں لگے ہوئے ہوں تو ان کو بھیج دیا تو مکروہ نہیں، ایک آدمی کا صدقۂ فطر کئی فقیروں کو اور کئی آدمیوں کا صدقۂ فطر ایک فقیر کو دینا جائز ہے۔

عید کی نماز کا وقت، طریقہ نماز اور دعا (احناف کے نزدیک)

عیدین کی نماز کا وقت سورج طلوع ہو کر ایک نیزہ کے بقدر بلند ہونے کے بعد (یعنی اشراق کے وقت) سے زوال تک ہے، زوال کے بعد عیدین کی نماز درست نہیں، البتہ عید الفطر کی نماز میں اول وقت سے قدرے تاخیر کرنا مستحب ہے تا کہ لوگ نماز عید سے قبل صدقۂ فطر ادا کر لیں، جب کہ عید الاضحیٰ کی نماز میں جلدی کرنا مستحب ہے تا کہ نماز سے فارغ ہو کر جلد قربانی کر سکیں۔ (فتاویٰ بنوریہ)

عید کی نماز کا طریقہ

عید کی نماز چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھتا ہوں، دل میں یہ خیال کر کے یا نیت کر کے ہاتھ باندھ لے، عربی میں یا اردو میں نیت کے الفاظ کہنا ضروری نہیں، پھر ''سبحانک اللّٰھم'' آخر تک پڑھ کر کل تین مرتبہ اللہ اکبر کہا جائے اور ہر مرتبہ تکبیر تحریمہ کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور تکبیر کے بعد چھوڑ دے اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر تک توقف کرے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں، دو مرتبہ ہاتھ چھوڑ دیں جبکہ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ چھوڑیں؛ بلکہ ہاتھ باندھ لیں، اس کے بعد اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھ کر حسب دستور رکوع سجدہ کر کے کھڑے ہوں اور دوسری رکعت میں پہلے سورہ فاتحہ اور سورت پڑھ لیں۔ اس کے بعد تین تکبیریں اسی طرح کہی جائیں اور تینوں تکبیروں میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دیں، پھر بغیر ہاتھ اٹھائے رکوع کی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں۔ پھر باقی نماز مکمل کرے۔

سلام پھیرنے کے بعد امام دو خطبہ دے اور مقتدی غور سے سنیں، عید کا خطبہ دینا تو سنت لیکن اس کا سننا واجب ہے۔ عیدین کے خطبہ میں یہ مستحب لکھا ہے کہ پہلے خطبہ کو شروع کرنے سے پہلے نو بار زور سے اللہ اکبر کہے اور دوسرے خطبہ کے شروع میں پہلے سات دفعہ زور سے اللہ اکبر کہے۔

عیدین کی مبارک باد، مصافحہ و معانقہ؟

خطبہ مکمل ہونے کے بعد عید کی مبارک باد دینا درست ہے۔ عید کا جز و لازم سمجھے بغیر ایسے لوگوں کا آپس میں مصافحہ کرنا جائز ہے جو نماز عید سے قبل بھی ملاقات پر مصافحہ کیے ہوں۔ عید کے دن باہر سے آنے والے رشتہ داروں سے معانقہ کرنے میں مضائقہ نہیں۔ (مستفاد فتاویٰ قاسمیہ، 178/3)

جس کی عید کی تکبیر زوائد یا رکعت چھوٹ جائے؟

جو شخص عیدین کی نماز میں امام کے تکبیرات زوائد کہنے کے بعد شامل ہو اور اس کی پہلی رکعت کی تکبیرات چھوٹ گئی ہوں تو اس کے لیے حکم یہ ہے کہ وہ تکبیر تحریمہ کہنے کے فوراً بعد تکبیرات زوائد کہہ لے، اگرچہ امام قرأت شروع کر چکا ہو، اور اگر امام رکوع میں ہو تو اگر تکبیراتِ زوائد کہہ کر رکوع ملنے کی امید ہو تو تکبیراتِ زوائد کہہ کر رکوع میں جائے ورنہ رکوع میں جا کر تکبیرات زوائد کہہ لے۔

اگر عیدین کی نماز میں کسی کی پہلی رکعت چھوٹ جائے تو وہ امام کے سلام کے بعد کھڑے ہو کر پہلے ثناء، اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے، پھر تین تکبیرات زوائد کہہ کر رکوع کرے، اور بقیہ نماز پوری کرے۔ فتویٰ اسی پر ہے، علامہ شامی رحمہ اللہ وغیرہ نے یہی طریقہ لکھا ہے۔ (فتاویٰ بنوریہ)

عید کے دن قبرستان جانا؟

عید کے دن انفرادی طور پہ جانے کی گنجائش ہے، باضابطہ جماعت اور گروہ بنا کر جانا ثابت نہیں۔ (نظام الفتاویٰ 178/4)

عید کا پیغام

رنگ و نسل کی تفریق و امتیاز کے بغیر پوری امت مسلمہ کے مابین اتحاد و اتفاق کا عالمگیر پیغام، غرباء و مساکین کے ساتھ ہمدردی و غمگساری کا مظہر انہیں شریک مسرت کرنے کا عملی مظاہرہ، پُرمسرت موقع پر اعتدال و توازن کی انوکھی مثال، اسلامی، روایات، اقدار، تہذیب و شائستگی کا خوبصورت جشن، مہینہ بھر کی جسمانی ریاضتوں پر اللہ تعالیٰ سے انعامات لینے، گناہوں کی بخشش کروانے کا حسین دن، اپنے اعمال کا جائزہ لینے، گناہوں، اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے پاک ایک نئی روحانی زندگی گزارنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے تجدید عہد کا دن ہے۔ اخوت، بھائی چارگی، تحمل مزاجی، مساوات انسانی، سماجی ہم آہنگی، بھوکوں، مظلوموں اور بدحالوں کی دادرسی اور ان کے دکھ درد میں تڑپ اٹھنے کا جذبہ پیدا کرنے کا دن ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں عید کی حقیقی خوشیوں، مسرتوں اور پیغام سے مالا مال فرمائے۔ آمین!

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے 1990ء کی خلیجی جنگ کے دوران دورِ فتن کی احادیث کو اُجاگر کیا۔ اس کے بعد یہ احادیث زبان زدِ عام ہو گئیں۔

یہود و ہنود اور نصاریٰ کے سیکولر حکمرانوں کی کٹر مذہبی ذہنیت کھل کر سامنے آ رہی ہے جبکہ ہمارا سیکولر طبقہ ابھی تک دھوکے میں ہے۔

اُمت کو جوڑنے والی واحد شے قرآن ہے، ہم نے قرآن کو چھوڑا تو فرقوں میں بٹ گئے۔

آج مسلمانوں کے خلاف یہود و نصاریٰ متحد ہو چکے ہیں، مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ وہ شیعہ سنی اختلاف کو ایک طرف رکھ کر متحد ہو جائیں۔

پاکستان اُمت مسلمہ کے اتحاد کے لیے لیڈنگ رول ادا کر سکتا ہے۔ اس حوالے سے اُسے اپنی سفارتی کوششوں میں تیزی لانی چاہیے۔

خصوصی پروگرام ''امیر سے ملاقات'' میں
امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے رفقائے تنظیم و احباب کے سوالوں کے جوابات

میزبان: آصف حمید

مرتب: محمد رفیق چودھری

سوال: 1990ء میں جب 31 غیر مسلم ممالک نے اکٹھے ہو کر عراق پر حملہ کیا تھا تو اس وقت بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے احادیث کی روشنی میں جو کچھ بیان کیا تھا وہ سارا کچھ آج سامنے آ رہا ہے۔ آپ اس حوالے سے کیا کہنا چاہیں گے؟

امیر تنظیم اسلامی: خلیج کی جنگ کے دوران بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے آرٹیکلز اخبارات میں بھی شائع ہوتے رہے اور خطبات جمعہ اور عوامی خطابات میں بھی ڈاکٹر صاحبؒ نے بہت تفصیل کے ساتھ مستقبل کے منظر نامے کو احادیث کی روشنی میں اُمت کے سامنے واضح کیا تھا۔ اس کے بعد ان خطابات کو مرتب کر کے ایک کتاب کی شکل بھی دی گئی جس کا عنوان ہے: ''سابقہ اور موجودہ مسلمان امتوں کا ماضی حال اور مستقبل اور مسلمانان پاکستان کی خصوصی ذمہ داری''۔ اس میں انہوں نے سابقہ اُمتِ مسلمہ بنی اسرائیل کی تاریخ کا تجزیہ کیا اور اس کی روشنی میں موجودہ مسلمان اُمت کو درپیش چیلنجز اور مسائل کو بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت پر بھی وہی حالات آئیں گے جیسے بنی اسرائیل پر آئے، جیسے ایک جوتا دوسرے جوتے کے بالکل مشابہ ہوتا ہے۔'' ڈاکٹر صاحبؒ اس کی تفصیل بھی بیان کیا کرتے تھے کہ سابقہ اُمتِ مسلمہ نے کتاب کو چھوڑ دیا اور موجودہ اُمتِ مسلمہ نے بھی قرآن کو چھوڑ دیا۔ انہوں نے پیغمبروںؑ کے مشن کو چھوڑا تو موجودہ مسلمان اُمت نے بھی بالکل ایسا ہی کیا۔ وہ دنیا و مافیہا کی محبت میں ڈوبے تو موجودہ اُمتِ مسلمہ بھی آج اسی فتنہ میں مبتلا ہو چکی ہے۔ اسی وجہ سے سابقہ اُمتِ مسلمہ بھی ذلت و رسوائی کا شکار ہوئی اور موجودہ اُمتِ مسلمہ بھی اسی وجہ سے آج دنیا میں مغلوب اور مقہور ہے۔ ڈاکٹر صاحبؒ نے اس موضوع پر ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب کی دعوت پر پیس ٹی وی پر بھی سلسلہ وار خطاب کیا۔ اس کتاب میں وہ احادیث بھی جمع کی گئی ہیں جن میں قربِ قیامت کی علامات کا ذکر ہے۔ ان کو علاماتِ کبریٰ بھی کہا جاتا ہے۔ ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ آنا، حضرت مہدی کا ظہور، دجال کا خروج اور ایک بڑی جنگ الملحمۃ الکبریٰ کا ذکر بھی شامل ہے۔ بائبل میں اس جنگ کو آرما گیڈون کہا گیا ہے۔ آج امریکی فوجیوں کو یہی بتا کر ایران کے خلاف جنگ میں بھیجا جا رہا ہے کہ تم آرما گیڈون کے لیے جا رہے ہو، انہیں بتایا جا رہا ہے کہ تم خدائی مشن کی تکمیل کے لیے جا رہے ہو جس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ 1990ء میں جب خلیج کی جنگ شروع ہوئی تو ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے ان احادیث کی روشنی میں پیشین گوئی کی تھی کہ اس بڑی جنگ آرما گیڈون کا آغاز خلیجی جنگ سے ہو چکا ہے۔ اس سے قبل یہ احادیث کتابوں میں تو موجود تھیں لیکن زبان زدِ عام نہیں تھیں۔ حتیٰ کہ دینی مدارس میں بھی اکثر فقہی ابواب کی ترتیب میں پہلے ایمانیات پر دورۂ حدیث ہوتا ہے، پھر اعمال پر، اس کے بعد عبادات اور پھر معاملات پر بیان جاری رہتا ہے۔ سال کے آخر میں جب وقت کم رہ جاتا ہے تو آخری دورۂ میں ان احادیث کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس وقت ان احادیث پر زیادہ بحث نہیں ہو پاتی اور بعض اوقات تو ان احادیث کے مطالعہ کے لیے وقت ہی نہیں بچتا۔ گو کہ اسلاف میں سے کئی علماء نے ان احادیث کے حوالے سے کلام کیا ہے مگر وہ محدود تھا۔ یہ سہرا ڈاکٹر صاحبؒ کے سر جاتا ہے کہ انہوں نے ان احادیث کو زبان زدِ عام کیا ہے۔ حتیٰ کہ ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب بھی کہتے ہیں کہ میں پہلے ڈاکٹر صاحبؒ کو صرف ایک مبلغ، مفکر، مدرس قرآن اور داعی قرآن کے طور پر جانتا تھا لیکن جب میں نے ڈاکٹر صاحبؒ کی سیاسی سوچ، دنیا کی تاریخ پر گہری نظر اور حال اور مستقبل کو احادیث کی روشنی میں بیان کرنے کی مہارت کو دیکھا تو اُس کے بعد میں نے ڈاکٹر صاحبؒ کو باقاعدہ سننا شروع کیا۔ آج دنیا ڈاکٹر صاحبؒ کو سن رہی ہے۔ الحمدللہ۔ ان احادیث میں جہاں یہود کی سازشوں کا ذکر ہے، بڑی جنگ، یہود و نصاریٰ کے گٹھ جوڑ، دجال کے خروج، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مہدی کے تشریف لانے، عیسائیوں کے اسلام میں داخل ہونے، دجال اور یہود کے قتل کا ذکر ہے وہاں موجودہ اُمتِ مسلمہ پر جو کچھ بیتے گا اس کا بھی ذکر ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب ایک وقت ایسا آئے گا جب قومیں تم پر حملے کرنے کے لیے ایک دوسرے کو ایسے دعوت دیں گی جیسے کھانے کے دسترخوان پر دعوت دی جاتی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا اُس وقت ہماری تعداد اتنی کم ہوگی۔ فرمایا: تم کثیر تعداد میں ہو گے لیکن تم سیلاب کی جھاگ کے مانند ہو گے، اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہارا خوف نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں وہن ڈال دے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: وہن کیا ہے؟ فرمایا: ((حب الدنیا و کراھیة الموت)) '' دنیا کی محبت اور موت کا ڈر''۔ عین یہی صورتحال آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ کی ہر بات تو سچ ثابت ہو کر رہنی ہے۔ مگر بدقسمتی سے اُمت اس حقیقت سے غافل ہے۔ آج امریکی فوجیوں کو کہا جا رہا ہے کہ تم مقدس جنگ میں جا رہے ہو، یہ خدائی مشن ہے، حضرت عیسیٰؑ آنے والے ہیں، امریکی یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر مشرق وسطیٰ پر اسرائیل کا قبضہ ہو جائے تو یہ بائبل کے عین مطابق ہوگا۔ نتین یاہو بھی

کہتا ہے کہ یہ ہمارا روحانی مشن ہے۔ یعنی یہود و نصاریٰ باہم متحد ہوکر کٹر مذہبی سوچ کے تحت آگے بڑھ رہے ہیں۔ نریندر مودی بھی کٹر مذہبی ہو رہا ہے۔ دوسری طرف اگر ہم مسلمان اسلام کی بات کریں، پیغمبر اسلام ﷺ کی پیشین گوئیوں کی بات کریں، تو ہمیں بنیاد پرست اور انتہا پسند کہا جاتا ہے۔ ہمارا لبرل اور سیکولر طبقہ کہتا ہے کہ تم ہر بات میں مذہب کو لے آتے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے لبرل اور سیکولر طبقہ کو بہت بڑے اندھیرے میں رکھا گیا ہے کیونکہ یہود و نصاریٰ کے سیکولر لیڈروں کے اندر سے تو کٹر مذہبی ذہنیت کھل کر سامنے آرہی ہے، حالانکہ ان کی کتابیں تحریف شدہ ہیں، وہ باطل پر ہونے کے باوجود کٹر مذہبی ہو رہے ہیں۔ کیا حق پر ہونے کے باوجود ہمارے اندر کا مسلمان نہیں جاگنا چاہیے؟ کیا ہمیں اپنے پیغمبر ﷺ کی پیشین گوئیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آگے نہیں بڑھنا چاہیے۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ اللہ کی مدد کیوں نہیں آرہی۔ اگر ہم دین کے ساتھ مخلص ہوں گے تو اللہ کی مدد بھی آئے گی۔ جیسا کہ غزوۂ بدر میں آئی تھی کیونکہ غزوۂ بدر میں جو 313 مجاہد اُترے تھے وہ اللہ کے دین کے لیے اپنی جان، مال اور سب کچھ قربان کرنے کو تیار تھے۔ آج عربوں کے پاس بہت مال و دولت ہے مگر وہن کی بیماری نے انہیں کفار کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج یہود و نصاریٰ مل کر ان پر حملہ کرنے کی ایک دوسرے کو دعوت دے رہے ہیں۔ یعنی اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث تو بالکل صادق ہے۔ کیا اس کے باوجود بھی ہمیں احادیث کا مطالعہ نہیں کرنا چاہیے اور ان کی روشنی میں مستقبل کی منصوبہ بندی نہیں کرنی چاہیے؟

سوال: ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے احادیث کی روشنی میں حالات کو بیان بھی کیا اور مسائل کا حل بھی تجویز کیا۔ آج سب کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحبؒ کی باتیں سچ ثابت ہو رہی ہیں تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحبؒ نے جو حل تجویز کیے تھے اُن پر عمل کیوں نہیں کیا جا رہا؟

امیر تنظیم اسلامی: ڈاکٹر صاحبؒ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں حالات کو بیان کیا، تجزیے کیے، جن کو دنیا آج پسند کر رہی ہے اور آگے شیئر بھی کرتی ہے، الحمدللہ۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں ہی ڈاکٹر صاحبؒ نے اقامت دین کی جدوجہد کے تقاضے کو بیان کیا ہے، منہج انقلاب نبوی ﷺ کو بیان کیا ہے۔ اس پر بھی عمل ہونا چاہیے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
﴿اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ﴾ (البقرۃ:85) ''تو کیا تم کتاب کے ایک حصے کو مانتے ہو اور ایک کو نہیں مانتے؟''

اگر ایک بات کو مانتے ہو تو دوسری کو بھی ماننا چاہیے اور اس پر عمل بھی کرنا چاہیے۔ آج ہمارے پاس علم تو بہت ہے، تجزیہ ہو رہے ہیں، ٹاک شوز ہو رہے ہیں، ویوز اور لائکس کے لیے بڑھ چڑھ کر بحث میں حصہ لیا جا رہا ہے لیکن دوسری طرف عمل نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس اُمت کے عروج کی اصل وجہ قرآن کی تعلیم پر عمل پیرا ہونا تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: ((ان اللہ یرفع بھذا الکتاب اقواما ویضع بہ آخرین)) اس قرآن کی بدولت اللہ قوموں کو عروج دے گا اور ترک کر دینے کی وجہ

ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب کہتے ہیں کہ میں پہلے ڈاکٹر اسرار احمدؒ کو صرف ایک مبلغ، مدرس اور مفکر کے طور پر جانتا تھا لیکن اُن کی سیاسی سوچ، تاریخ پر گہری نظر اور حال اور مستقبل کو احادیث کی روشنی میں بیان کرنی کی مہارت کو دیکھا تو اُس کے بعد میں نے ڈاکٹر صاحبؒ کو باقاعدہ سننا شروع کیا۔

سے قوموں کو ذلیل و رسوا کر دے گا۔ عربوں کو عروج قرآن کی بدولت ملا تھا، آج وہی عرب قرآن کو چھوڑنے کی وجہ سے مغلوب ہیں۔ ڈاکٹر صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ مجرم نمبر 1 عرب ہیں کیونکہ ان کی زبان میں قرآن نازل ہوا، اُنہوں نے قرآن کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے اور اس پر عمل کرنے کی بجائے دنیا کی دولت کو ترجیح دی۔ مجرم نمبر 2 ہم پاکستانی ہیں۔ باقی 56 ملکوں میں سے کسی نے دعویٰ نہیں کیا کہ ہم اسلام کے نام پر ملک بنا رہے ہیں، صرف ہم نے کیا۔ پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ کے نعرے صرف ہم نے لگائے۔ قائداعظم نے فرمایا تھا کہ پاکستان کا آئین قرآن ہوگا۔ آئین میں ہم نے لکھا کہ قرآن وسنت کی بالادستی ہوگی۔ آج کدھر ہے بالادستی؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلام کے نفاذ کے بغیر بھی تو دنیا میں ملک ترقی کر رہے ہیں۔

اپنی اُمت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسولِ ہاشمی

وہ کافر ٹھہرے اگر وہ کفر کریں گے دنیا میں خوب ملے گا۔ لیکن آخرت میں حصہ نہ ہوگا۔ اللہ نے فرعون کو دیا، شداد کو دیا، نمرود کو دیا۔ لیکن ایک مقررہ مدت کے بعد سب کچھ سلب کر کے عذاب میں جھونک دیا۔ ہمارا ایمان اللہ پر ہے۔ اللہ کی مان کر چلیں گے تو کامیابی ملے گی۔ قرآن کے احکامات پر عمل نہیں کریں گے تو ہماری کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ اہل کتاب سے مخاطب ہو کر کہتا ہے: ﴿لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ حَتّٰی تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ﴾ (المائدۃ:68) ''تم کسی چیز پر نہیں ہو جب تک تم قائم نہ کرو تورات اور انجیل کو اور جو کچھ نازل کیا گیا ہے تم پر تمہارے رب کی طرف سے۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
﴿وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝۴۴﴾ (المائدہ) ''اور جو اللہ کی اُتاری ہوئی شریعت کے مطابق فیصلے نہیں کرتے وہی تو کافر ہیں۔''
﴿وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝۴۵﴾ (المائدہ) ''اور جو فیصلے نہیں کرتے اللہ کی اُتاری ہوئی شریعت کے مطابق وہی تو ظالم ہیں۔''
﴿وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۴۷﴾ (المائدہ) ''اور جو لوگ نہیں فیصلے کرتے اللہ کے اُتارے ہوئے احکامات وقوانین کے مطابق، وہی تو فاسق ہیں۔''

ڈاکٹر صاحبؒ فرماتے تھے یہ اللہ تعالیٰ کے تین فتوے ہیں۔ آج ہماری ذلت کی پہلی وجہ اس قرآن کو فراموش کر دینا ہے۔ ہر اُمت اپنے پیغمبرؑ کا مشن پورا کرنے کے لیے کھڑی کی جاتی ہے لیکن بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبرؑ کو کورا جواب دے دیا تھا:
﴿فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۝۲۴﴾ (المائدۃ) ''بس تم اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور جا کر قتال کرو، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔''

آج اللہ کا دین مغلوبیت کے دور سے گزر رہا ہے، حضور ﷺ تو اپنا خون طائف کی گلیوں میں دے کر گئے، اُحد کے میدان میں دے کر گئے، روتی آنکھوں سے بیت اللہ کو الوداع کہہ کر گئے، اپنے 70 صحابہؓ کی جانیں اُحد میں دے کر گئے، 259 صحابہؓ کی جانیں 23 برس میں دے کر گئے، پیٹ پر پتھر باندھے، گھر میں فاقے دیکھے، تاکہ دین حق کو نظام زندگی پر غالب فرمادیں۔ آج دنیا میں 57 مسلم ممالک اور 2 ارب مسلمان ہیں، کسی ایک خطے میں بھی اللہ کا دین نافذ نہیں ہے۔ اللہ کی مدد کیسے آئے گی؟ قرآن کہتا ہے:
﴿یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝۷﴾ (سورۃ محمد) ''اے اہل ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور وہ

تمہارے قدموں کو جما دے گا۔‘‘

آج قوم کے قدم اُکھڑ رہے ہیں تو بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہم نے اللہ کے دین کو نافذ کرنے کی جدوجہد کو چھوڑ دیا ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے دین کے اس تقاضے کو مسلسل اور متواتر اُجاگر کیا، مگر اس پر ہماری توجہ کم ہے۔ ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠﴾ (آل عمران: 103) ’’اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو مل جل کر اور تفرقے میں نہ پڑو۔‘‘

اسی طرح فرمایا: ﴿اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۭ﴾ (الشوریٰ: 13) ’’کہ قائم کرو دین کو۔ اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔‘‘

قرآن اتنی بلند سوچ دیتا ہے کہ اُمت جڑ جائے اور وہ سوچ ہے اللہ کے نبی ﷺ کے مشن کو لے کر چلنا۔ یہ مشن اتنا اعلیٰ ہے کہ اُمت کے چھوٹے چھوٹے اختلافات بہت پیچھے رہ جائیں گے۔ اسی قرآن نے عرب کے صحرا نشینوں کو متحد اور منظم کیا تو ایک انقلابی جماعت تیار ہوئی۔ یہ جماعت بدر کے میدان میں اُتری تو اللہ کی نصرت شامل حال ہوئی۔ آج ہم نے قرآن کو چھوڑا، حضور ﷺ کے مشن کو چھوڑا تو اختلافات میں پڑے گئے اور اسی وجہ سے آج ہماری دنیا میں ذلت اور رسوائی ہے۔ دشمن اس تقسیم سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کر رہے ہیں۔ دونوں طرف مسلمانوں کی لاشیں گر رہی ہیں اور گریٹر اسرائیل کا منصوبہ آگے بڑھ رہا ہے۔

سوال: اُمت مسلمہ کے زوال کے اسباب بہت سارے ہیں، ان میں سے ایک شیعہ سنی کی تقسیم بھی ہے، دشمنوں نے یہ تقسیم پیدا کر کے مسلمانوں کو آپس میں لڑایا، کمزور کیا اور پھر ان دونوں گروہوں کا خون بھی بہایا۔ شیعہ سنی کی یہ تقسیم پیدا کرنے کے پیچھے اصل ہاتھ کس کا تھا؟

امیر تنظیم اسلامی: اس حوالے سے بھی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا ایک کلپ آج کل وائرل ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحبؒ نے اس موضوع پر کھل کر بات کی تھی کہ کس طرح عبداللہ بن سبا یہودی نے ایک سازش کے تحت مسلمانوں کو تقسیم کیا اور پھر ایک دوسرے کے مدمقابل لا کھڑا کیا۔ اس یہودی سازش کا مقصد یہ تھا کہ مسلمان آپس میں ہی لڑتے رہیں اور کسی بڑے مقصد کے لیے کھڑے نہ ہو سکیں۔ اب جبکہ دونوں دھڑوں کو حقیقت کا علم ہو گیا ہے کہ تقسیم کرنے والے دراصل دونوں کے دشمن ہیں لہٰذا ان کو چاہیے کہ یہ ایک بار پھر متحد ہو کر دشمن کی سازش کو ناکام کر دیں۔ اپنے دل و دماغ میں ایک دوسرے کے لیے برداشت پیدا کریں، ایک دوسرے کو جینے کا حق دیں۔ پاکستان میں ملی یکجہتی کونسل اسی مقصد کے تحت بنائی گئی تھی، اس میں تنظیم اسلامی کی نمائندگی بھی ہے۔ آج ایران پر حملہ ہوا ہے اور ہم مستقل کہتے چلے آ رہے ہیں کہ مسلم ممالک کو ایران کا ساتھ دینا چاہیے ورنہ کل ان کی باری بھی آئے گی۔ نیتن یاہو تو چاہتا ہے کہ پاکستان کی ایٹمی صلاحیت ختم ہو جائے۔ صیہونی نظریاتی لحاظ سے اپنا سب سے بڑا دشمن پاکستان کو ہی سمجھتے ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے اس حوالے سے بھی بہت کلام کیا ہے۔ وہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج اس سے

ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے قرآن واحادیث کی روشنی میں حالات کا تجزیہ کیا جس کو لوگ پسند کرتے ہیں اور شیئر بھی کرتے ہیں، اسی قرآن وحدیث کی روشنی میں انہوں نے اقامتِ دین کی جدوجہد کی اہمیت اور منہج انقلاب نبوی ﷺ کو بھی واضح کیا، اس پر عمل کیوں نہیں ہو رہا؟

پہلے پیدا کیا۔ اسرائیل 1948ء میں بنا اور پاکستان 1947ء میں۔ گویا پاکستان ہی اسرائیل کا علاج ہے۔ اسی لیے اسرائیل، امریکہ اور انڈیا مل کر پاکستان کے خلاف گھیرا تنگ کر رہے ہیں۔ مشرقی سرحد پر بھارت تیار بیٹھا ہے، مغربی سرحد پر پاکستان اور افغانستان کو آپس میں لڑوا دیا گیا ہے اور بھارت افغانستان میں بھی ملوث ہے۔ اگر خدانخواستہ ایران پر اسرائیل غالب آ جاتا ہے تو اسرائیل پاکستان کے بارڈر تک پہنچ جائے گا۔ یقیناً پاکستان کے حکمرانوں اور پالیسی سازوں کے علم میں یہ ساری باتیں ہوں گی۔ بعض بڑے علماء کرامؒ نے بھی اس حوالے سے آواز اُٹھائی ہے کہ مسلکی اختلافات کو ایک طرف رکھتے ہوئے ہمیں اس وقت ایران کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔ ایران نے بھی ماضی میں اپنے توسیع پسندانہ عزائم کی وجہ سے جو غلطیاں کی ہیں، ان سے تائب ہو کر اُمت کے اتحاد کو ترجیح دے۔ عرب ممالک کو بھی چاہیے کہ امریکہ پر انحصار کرنے کی بجائے آپس میں متحد ہوں اور اپنے دفاع کو مضبوط کریں۔ اگر امریکہ پر بھروسا کریں گے تو وہ ایک ایک کر کے سب کو ختم کر دے گا کیونکہ وہ گریٹر اسرائیل کے منصوبے کے پیچھے ہے۔ امریکی سفیر کا کہنا ہے کہ مشرق وسطیٰ پر اسرائیل کا قبضہ ہو جائے تو یہ بائبل کے مطابق ہوگا۔ نیتن یاہو بھی مشرق وسطیٰ پر قبضہ کو اپنا روحانی مشن قرار دیتا ہے۔ مسلم حکمرانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ پاکستان کو اللہ نے ایک لیڈنگ رول دیا ہے اور واحد جوہری مسلم ملک ہے۔ اس کو اپنا لیڈنگ رول ادا کرتے ہوئے اُمت کو متحد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ عالم اسلام کی دینی جماعتوں کو بھی اس سلسلے میں بنیادی کردار ادا کرنا ہوگا، کیونکہ اس وقت اُمت کو دین اور قرآن کے ساتھ جوڑنے کی ضرورت ہے اور یہ کام دینی جماعتیں بہتر انداز میں کر سکتی ہیں۔ عوام کو بھی توجہ دینی ہوگی۔ رمضان المبارک کا مہینہ ہے لیکن کرکٹ، کھیل تماشا، ہلاگلہ، سب کچھ چل رہا ہے اور رمضان کی بابرکت ساعتوں سے جس قدر فائدہ اُٹھا کر رب سے اپنا تعلق مضبوط کیا جا سکتا ہے وہ طرزِ عمل دیکھنے کو نہیں مل رہا۔ عوام کو بھی اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ رمضان کے مہینے میں دل نرم ہو جاتے ہیں اور ہدایت کو قبول کرنے کے قابل ہوتے ہیں، ایسے میں قرآن کا مطالعہ ہدایت اور رب سے تعلق کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’(اے نبی ﷺ) کہہ دیجیے: اے اہل کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان بالکل برابر ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں۔‘‘ (آل عمران: 64)

اہل کتاب قرآن کو نہیں مانتے، رسول اللہ ﷺ کو نہیں مانتے، وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا مانتے ہیں، اس قدر شدید اختلافات کے باوجود قرآن انہیں دعوت دیتا ہے کہ آؤ مشترک بات کی طرف۔ یعنی اللہ کو مانتے ہو، اسی بنیاد پر اکٹھے ہو جاؤ۔ جبکہ شیعہ اور سنی کے تو رسول ﷺ بھی ایک ہیں، قرآن بھی ایک اور بہت ساری قدریں مشترک ہیں لہٰذا ہم کیوں مشترکات پر متحد نہیں ہو سکتے؟ خامنہ ای صاحب نے بھی فتویٰ جاری کیا کہ مقدسات کی توہین، رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کے خلاف ہے۔ حماس کا ساتھ دینا تمام مسلم ممالک کی ذمہ داری ہے مگر ابھی تک صرف ایران نے ان کا ساتھ دیا ہے۔ بہت سی بنیادیں ہیں جن پر ہم متحد ہو سکتے ہیں۔

سوال: یہودیوں اور عیسائیوں میں صدیوں تک لڑائیاں رہی ہیں کیونکہ عیسائی یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو یہودیوں نے سولی پر چڑھایا ہے۔ حضور ﷺ کے دور میں بھی یہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔ اس قدر شدید دشمنی کے باوجود آج یہود و نصاریٰ کیسے اکٹھے ہو گئے؟

امیر تنظیم اسلامی: جب قرآن نازل ہو رہا تھا تو اس وقت یہود و نصاریٰ کی آپس میں شدید دشمنی تھی اور کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ کبھی متحد ہوں گے۔ لیکن اللہ تو جانتا تھا۔ اسی لیے قرآن میں فرمایا:

﴿بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۭ﴾ (المائدۃ: 51)

’’وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔‘‘

ڈاکٹر اسرار احمدؒ اس کو قرآن کی پیشین گوئی قرار دیتے تھے اور آج یہ پیشن گوئی پوری ہو رہی ہے۔ ان دونوں کا مفاد مشترک ہو چکا ہے۔ یہودی بھی اپنے مسایاح کی آمد کی تیاری میں گریٹر اسرائیل قائم کرنا چاہتے ہیں اور نصاریٰ بھی کہتے ہیں کہ گریٹر اسرائیل بنے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ حالانکہ دونوں کی کتابیں تحریف شدہ ہیں اور دونوں باطل پر ہیں لیکن اس کے باوجود ایک بڑے مشن کے لیے متحد ہو رہے ہیں جبکہ مسلمان حق پر ہیں اور قرآن سچا ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے ایک بڑا مشن دے رکھا ہے لیکن اس کے باوجود مسلمان متحد نہیں ہوتے تو یہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔

سوال: وہ کون سے عوامل ہو سکتے ہیں جن کو سامنے رکھ کر اُمت میں اتحاد ہو سکتا ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: سب سے پہلے تو یہ دیکھنا پڑے گا کہ اُمت کو تقسیم کرنے والے عوامل کونسے ہیں، ان کا سدباب اُمت کے اتحاد کا بند دروازہ کھول دے گا۔ مثلاً ہمارے ہی سیکولر اور لبرل طبقات کے ذریعے اس مملکت خداداد میں اسلام کے خلاف باتیں کروائی جاتی ہیں، ان کے پیچھے اصل ہاتھ ان قوتوں کا ہوتا ہے، جنہیں پتہ ہے کہ اگر مسلمان قرآن اور ایمان کی دعوت پر کھڑے ہو گئے تو استعماری قوتوں کے لیے چیلنج بن جائیں گے۔ اس لیے وہ قوتیں چاہتی ہیں کہ لبرل اور سیکولر طبقہ کے ذریعہ مسلمانوں کے افکار و نظریات اور عقائد میں الجھن پیدا کی جائے، ان پر دین کا صحیح اور جامع تصور واضح نہ ہو سکے۔ اسی طرح وہ چاہتی ہیں کہ مسلمانوں کو کھیل تماشوں میں لگائے رکھو تاکہ یہ قرآن اور دین سے دور رہیں۔ جیسے نظر بن حارث ایک مشرک تھا جو شام سے ناچنے گانے والیاں لے کر آیا تاکہ لوگ قرآن کو نہ سن سکیں۔ قرآن میں اس بارے میں فرمایا: ”اور کہا اُن لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا کہ مت سنو اس قرآن کو اور اس (کی تلاوت کے دوران) میں شور مچایا کرو تاکہ تم غالب رہو۔“ (حم السجدہ:26)

آج یہ کھلواڑ مختلف تماشوں کے نام پر ہوتا ہے اور اس پر بڑی سرمایہ کاری کی جاتی ہے۔ سپورٹس کے نام پر، رمضان ٹرانسمیشن کے نام پر کھیل تماشا اور فحاشی و عریانی کو دکھایا جاتا ہے تاکہ مسلمان دین اور قرآن سے دور رہیں۔ پھر یہ کوشش کی جاتی ہے کہ مسلمانوں پر دین کا جامع تصور واضح نہ ہو جائے، اس لیے ان کو تقسیم کرو اور فرقوں میں الجھائے رکھو تاکہ وہ اقامت دین کے لیے کھڑے ہی نہ ہو سکیں۔ ان تمام مسائل کے سدباب کے لیے ضروری ہے کہ چیزوں کو کلیئر کیا جائے۔ دین کے اصل اور جامع تصور کو اجاگر کیا جائے۔ محترم ڈاکٹر اسرار احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ دین کو پیشن (passion) بنانا چاہیے پروفیشن نہیں۔ سیّد قطب شہیدؒ پر مصر میں مقدمہ چلا۔ ان سے پوچھا گیا کہ مولانا مودودیؒ سے آپ کا کیا تعلق ہے؟ فرمایا وہ بھی اللہ کا بندہ ہے اور میں بھی اللہ کا بندہ ہوں۔ وہ پاکستان میں دین کا کام کر رہا ہے، میں مصر میں دین کا کام کر رہا ہوں۔ یہ پیشن ہے جبکہ پروفیشن میں مقابلہ آجاتا ہے، مخالفت آجاتی ہے اور تفرقہ و تقسیم کا پہلو آجاتا ہے۔

سوال: پاکستان میں بعض عناصر فوج کو قصوروار ٹھہراتے ہیں جبکہ دوسری طرف پاکستان کے دفاع کے لیے فوج انتہائی اہم بھی ہے۔ ایران کے بعد اگر امریکہ اور اسرائیل پاکستان کی سرحدوں تک پہنچ جاتے ہیں تو کون پاکستان کا دفاع کرے گا۔ اس حوالے سے کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

امیر تنظیم اسلامی: ایک سادہ سی مثال ہے کہ گھر کے اندر بھی اختلاف اور جھگڑا ہو سکتا ہے لیکن جب کوئی باہر سے گھر پر حملہ آور ہو تو گھر والے متحد ہو کر اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اسٹیبلشمنٹ سے بھی غلطیاں ہوئی ہیں، ہم بھی سمجھتے ہیں کہ ہر ادارے کو آئینی دائرہ میں رہ کر کام کرنا چاہیے۔ فوج کا کام سرحدوں کی حفاظت کرنا ہے، اس کو سیاست میں نہیں آنا چاہیے۔ یہ اختلاف اپنی جگہ ہے مگر جب پاکستان کی سرحدوں کو خطرات لاحق ہیں تو ہمیں پاک فوج کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔ خبریں آرہی ہیں کہ بھارت جنگ کی تیاری کر رہا ہے اور امریکہ اور اسرائیل اس کی ہر لحاظ سے مدد کر رہے ہیں۔ یہ تیاری کس لیے ہو رہی ہے؟ ایران کے بعد وہ پاکستان کی طرف بڑھیں گے۔ ہم اگر آپس میں متحد نہیں ہوں گے تو عربوں کو متحد ہونے کی دعوت کیسے دیں گے؟ اس اعتبار سے ہمیں بڑے پن کا ثبوت پیش کرنا چاہیے۔ فوج اُمت کو متحد کرنے کے لیے عسکری سطح پر اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ عوام کو بھی چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ قرآن اور دین کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کریں۔ جب اسلام اور نظریہ اسلام کے ساتھ تعلق مضبوط ہوگا تو باقی اختلافات پیچھے چلے جائیں گے۔

سوال: رمضان المبارک میں دورہ ترجمۂ قرآن نصف سے زائد مکمل ہو چکا ہے۔ ان حالات میں جبکہ جنگ سر پر منڈلا رہی ہے کیا پوری قوم کو قرآن کو سننے، سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے؟

امیر تنظیم اسلامی: یقیناً قرآن کو سننا چاہیے۔ اب آخری عشرہ چل رہا ہے۔ طاق راتوں میں ویسے بھی جاگنا ہوتا ہے، لہٰذا اگر دورۂ ترجمۂ قرآن میں حصہ لیں گے تو قرآن کے پیغام کو سمجھنے میں آسانی رہے گی اور دین سے تعلق بھی مضبوط ہوگا۔ قرآن تقدیر کو بدل دینے والی کتاب بھی ہے۔ اس اُمت کی تقدیر کو بدلنے والا بھی قرآن ہی ہے۔ اس کی طرف رجوع کریں گے تو تقدیر بدلے گی اور ایمان کی وہ آبیاری ملے گی جس کے بعد ہم باطل کے سامنے کھڑے ہو پائیں گے۔ اسی طرح اُمت کو اتحاد کی ضرورت ہے اور اتحاد تب ہوگا جب فکر میں یکسوئی پیدا ہوگی۔ قرآن میں اللہ فرماتا ہے: ﴿اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۭ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۝۸۲﴾ (النساء) ”کیا یہ قرآن پر تدبر نہیں کرتے؟ اور اگر یہ اللہ کے سوائے کسی اور کے پاس سے آیا ہوتا تو اس میں وہ بہت سے تضادات پاتے۔“

یعنی قرآن سے جڑیں گے تو تفرقہ ختم ہو جائے گا۔ ہماری تو بنیادی دعوت ہی رجوع الی القرآن کی دعوت ہے۔ پاکستان بھر میں تنظیم اسلامی اور انجمن ہائے خدام القرآن کے زیر اہتمام رجوع الی القرآن کورسز ہوتے ہیں۔ رمضان المبارک میں 150 سے زائد مقامات پر دورۂ ترجمہ قرآن چل رہا ہے۔ اگر کوئی ان میں بنفس نفیس شریک نہیں ہو سکتا تو وہ آن لائن بھی سن سکتا ہے۔ بندہ کوشش کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا۔ فرمایا: ﴿اَلرَّحْمٰنُ ۝۱ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝۲﴾ (الرحمٰن) ”رحمٰن نے قرآن سکھایا۔“ اس قرآن کو اللہ نے اپنی رحمت کا مظہر قرار دیا۔ اس سے جڑ جاؤ اللہ کی رحمت کے مستحق بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

❀❀❀

دعائے صحت کی اپیل

☆ حلقہ پنجاب جنوبی کے منفرد اسرہ شجاع آباد کے نقیب محترم عابد علی بیمار ہیں۔

برائے بیمار پرسی: 0333-6089123

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی بیماروں کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

کیا دنیا آخری معرکے کی طرف بڑھ رہی ہے؟

ڈاکٹر ضمیر اختر خان

اے مسلمانو! تاریخ کے اس نازک موڑ پر ایک لمحہ رک کر سوچنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کے اُفق پر جنگ کے بادل گھرے ہو رہے ہیں، مشرقِ وسطیٰ آگ کے دہانے پر کھڑا ہے، اور عالمی طاقتیں ایک دوسرے کے مقابل صف آرا ہوتی دکھائی دے رہی ہیں۔ ایسے میں یہ سوال شدت کے ساتھ اُبھرتا ہے: کیا انسانیت اس آخری معرکے کی طرف بڑھ رہی ہے جسے اسلام میں الملحمۃ العظمیٰ اور عیسائیت میں Armageddon کہا جاتا ہے؟ یہ سوال صرف سیاسی نہیں، بلکہ گہرا روحانی اور تاریخی سوال ہے۔

قرآن کا اعلان: حق اور باطل کی جنگ ازل سے جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کو ابتدا ہی سے یہ بتا دیا تھا کہ دنیا میں دو قوتیں ہمیشہ موجود رہیں گی: حق اور باطل۔

قرآن اعلان کرتا ہے: ﴿وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿٨١﴾﴾ (بنی اسرائیل) ”اور کہہ دو حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، یقیناً باطل مٹنے ہی والا ہے۔“ یہ معرکہ کبھی حضرت ابراہیم اور نمرود کے درمیان نظر آتا ہے، کبھی حضرت موسیٰ اور فرعون کے درمیان، اور پھر تاریخ کا سب سے بڑا انقلاب اس وقت برپا ہوا جب محمد ﷺ نے ظلم و جاہلیت کے نظام کو چیلنج کیا۔

احادیث کی پیش گوئی: الملحمۃ العظمیٰ:

رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے پہلے آنے والے عظیم واقعات میں ایک بہت بڑی جنگ کا ذکر فرمایا ہے جسے الملحمۃ العظمیٰ کہا جاتا ہے۔ صحیح مسلم میں روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان ایک بڑا معاہدہ ہوگا، پھر ایک واقعہ کے بعد یہ معاہدہ ٹوٹ جائے گا اور ایک عظیم جنگ برپا ہوگی جس میں دنیا کی بڑی قوتیں شریک ہوں گی۔ اسی طرح سنن ابوداؤد میں روایت آتی ہے کہ اس جنگ میں انسانیت کی بڑی تعداد ہلاک ہوگی اور یہ تاریخ کے بہت بڑے معرکوں میں سے ایک ہوگا۔ یہ صرف ایک جنگ نہیں ہوگی بلکہ تاریخ کے ایک عظیم موڑ کی علامت ہوگی۔

عیسائی دنیا کا تصور: Armageddon

عیسائی مذہبی فکر میں بھی آخری جنگ کا تصور موجود ہے۔ بائبل کی کتاب "Book of Revelation" میں ایک عظیم جنگ کا ذکر ملتا ہے جسے Armageddon کہا جاتا ہے۔ اس تصور کے مطابق آخری زمانے میں دنیا کی بڑی قوتیں ایک عظیم جنگ میں ٹکرائیں گی اور اس کے بعد دنیا کا نظام بدل جائے گا۔ اسی وجہ سے مغربی دنیا کے بعض مذہبی حلقے مشرقِ وسطیٰ کی جنگوں کو اسی پیش گوئی کا حصہ سمجھتے ہیں۔

مشرقِ وسطیٰ کیوں مرکز بن گیا؟

اگر ہم دنیا کے نقشے کو دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ عالمی کشمکش کا مرکز مشرقِ وسطیٰ بن چکا ہے۔ یہ وہ خطہ ہے جہاں تینوں بڑے مذاہب کے مقدس مقامات موجود ہیں۔ یہاں ایک طرف اسرائیل ہے، دوسری طرف مسلم دنیا کی بڑی طاقتیں ہیں، اور پسِ پردہ عالمی طاقتوں میں سرفہرست امریکہ اپنی سیاسی اور عسکری قوت کے ساتھ موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے مبصرین اس خطے کو آنے والے عالمی تصادم کا مرکز قرار دیتے ہیں۔

اصل سوال: امت مسلمہ کہاں کھڑی ہے؟

اے مسلمانو! اصل سوال یہ نہیں کہ جنگ کب ہوگی۔ اصل سوال یہ ہے کہ اگر تاریخ کا فیصلہ کن لمحہ آ جائے تو امت مسلمہ کہاں کھڑی ہوگی؟ کیا ہم علم میں مضبوط ہیں؟ کیا ہم اخلاق میں بلند ہیں؟ کیا ہم اتحاد میں مضبوط ہیں؟ یا ہم فرقوں، قومیتوں اور سیاسی مفادات میں بٹے ہوئے ہیں؟ قرآن ہمیں جھنجھوڑ کر کہتا ہے: ﴿وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ﴾ (الانفال:46) ”آپس کے جھگڑے تمہیں کمزور کر دیں گے اور تمہارا دبدبہ جاتا رہے گا۔“

رسول ﷺ کا راستہ: اصلاح اور انقلاب:

نبی اکرم ﷺ نے ہمیں یہ نہیں سکھایا کہ ہم محض جنگ کا انتظار کریں۔ آپ ﷺ نے ہمیں یہ سکھایا کہ ہم انسانیت کی اصلاح کریں، عدل قائم کریں اور ظلم کے نظام کو چیلنج کریں۔ صرف 23 سال میں رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسی اُمت تیار کی جس نے دنیا کی تاریخ بدل دی۔

تاریخ کا سبق:

تاریخ کا قانون یہ ہے کہ جب ظلم حد سے بڑھ جاتا ہے تو ایک عظیم تبدیلی آتی ہے۔ فرعون کا نظام بھی ہمیشہ کے لیے نہیں رہا۔ روم اور فارس کی سلطنتیں بھی مٹ گئیں۔ اور قرآن اعلان کرتا ہے: ﴿وَتِلْكَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ ۚ﴾ (آل عمران: 140) ”اقتدار کے دن ہم لوگوں کے درمیان بدلتے رہتے ہیں۔“

آج کا پیغام:

آج امت مسلمہ کے لیے سب سے بڑا پیغام یہ ہے:

- ☆ اپنے ایمان کو مضبوط کرو
- ☆ علم اور کردار کو بلند کرو
- ☆ اتحاد پیدا کرو
- ☆ اور ظلم کے نظام کے مقابلے میں عدل کا نظام پیش کرو کیونکہ تاریخ کا آخری فیصلہ طاقت سے نہیں بلکہ حق سے ہوتا ہے۔

اختتامیہ:

اے مسلمانو! ممکن ہے کہ ہم تاریخ کے ایک بڑے موڑ کے قریب ہوں۔ ممکن ہے کہ دنیا کسی عظیم تصادم کی طرف بڑھ رہی ہو۔ لیکن ایک حقیقت ہمیشہ یاد رکھو: حق کبھی شکست نہیں کھاتا۔ باطل کبھی ہمیشہ نہیں رہتا۔ اللہ کا وعدہ ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ یُدٰفِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ﴾ (الحج:38) ”اللہ ایمان والوں کی حفاظت کرتا ہے۔“

لہٰذا اپنی اصلاح کرو، اپنی صفیں درست کرو، اور دنیا کو بتاؤ کہ اسلام صرف ایک مذہب نہیں بلکہ انسانیت کے لیے عدل، امن اور ہدایت کا مکمل نظام (یعنی دین) ہے۔

❀❀❀

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں مقیم رفیق تنظیم، عمر 27 سال، تعلیم بی ایس سی ایس، کے لیے دینی مزاج کی حامل پڑھی لکھی لڑکی کا لاہور یا گرد و نواح سے رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0334-5632242

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کر لیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

اور اب: مسخ شدہ ٹرمپ!

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل کے مشترکہ حملے سے شروع کی گئی ایران پر جنگ پورے خطے کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے، جس نے عالمی معاشی بحران بھی کھڑا کر دیا ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کے قریبی دوست عرب ممالک انجانے میں ہی یکا یک میزائل، ڈرون کھا رہے ہیں۔ اسرائیل اس دوران نہ غزہ پر وقتاً فوقتاً حملے کرنا بھولا ہے، نہ مغربی کنارے کو بخشتا ہے، نہ لبنان کو۔ چہار جانب امریکی لاڈلا آگ برسا رہا ہے۔ ایران کے مسلمان پڑوسی، 20 مسلم جانیں امریکہ اسرائیل کی چھیڑی جنگ کو نذرانہ دے چکے ہیں۔ ایرانی میزائیلوں کے ہاتھوں 200 سے زائد زخمی ہوئے۔ امریکہ نے اپنے 7 فوجیوں کے تابوت وصول کیے ہیں۔ گریٹر اسرائیل پر باضابطہ یہ نذرانہ: گر قبول افتد زہے عزّ و شرف، ہم کہے دیتے ہیں! اس 'مقدس' جنگ میں جسے امریکہ نے اب باضابطہ آرمیگڈون، وہ جنگ قرار دے دیا ہے جس کے نتیجے میں الدجال کا ظہور ہوگا۔ نیتن یاہو اور ٹرمپ کو یہ شرف عطا ہوا ہے (بزعمِ خود) کہ وہ اب درندگی کے اس مقام کو پا چکے ہیں جہاں دنیا شیطان کے اس مظہر دجال کی تجلی کے لائق ہوگئی ہے جو ہے تو انسان (یہودی!) مگر گراوٹ، طاغوتیت میں ابلیس کا بھیانک ترین اظہار ہوگا۔

انسانیت ہر سطح پر انبیاء کی لائی، رب تعالیٰ کی عطا کردہ رحمانی تہذیب، اسلام کے مدِ مقابل ہمہ نوع اخلاقیات روند چکی ہے۔ معیشت میں سود، قمار بازی، معاشرت میں پاکیزہ نکاح کے رشتے کو زیر و زبر کر کے ہمہ نوع غلاظت LGBTQ+ سے لے کر اپسٹین کی اسفل ترین گراوٹوں کو جا پہنچی۔ سیاست میں جمہوریت آج سرتاسر جھوٹ، فراڈ، پیسے کی اندھی کارفرمائی اور نتیجہ ٹرمپ، نیتن یاہو، مودی! وہ جنگیں جو کبھی مردانگی، شجاعت اور رُو در رُو مقابلے پر مبنی ہوتی تھیں۔ اب ہائی ٹیک ہو کر درندگی، وحشت، کیمیائی آگ بھڑکانے اور خود محفوظ و مامون رہ کر شراب و کباب کے مزے لوٹنے والی بن چکیں۔ بصورتِ ڈرون یہ زحمت بھی ختم، صرف کمپیوٹر پر چلتی انگلیوں سے کھیل کے میدانوں میں بچے مارنے، سکولوں، ہسپتالوں پر نشانے داغنے والے سورما ہیں! اسی دوران لبنان میں اسرائیلی حملوں سے 5 لاکھ 17 ہزار افراد بے گھر اور 394 اموات ہو چکیں بشمول 83 بچے۔ جبکہ ایران میں 1330 شہری نشانہ بنے۔ سو مغربی تہذیب کا زہریلا زقوم پک کر تیار ہو چکا۔ اب دجال کے استقبال کو امریکی وزیر دفاع ہیگستھ سینے اور بازوؤں پر صلیبی، دجالی ٹیٹو سجائے کھڑا ہے۔ فخریہ اکیسویں صدی کی صلیبی جنگ پر جنگ چھیڑ کر دجالی بارات میں جنازوں، تابوتوں کا شہ بالا بن کر دجال کے شانہ بہ شانہ مقام پانے کو۔ خاکم بدہن! یہ ہم نہیں کہہ رہے، یہ صدائیں تو اب باضابطہ امریکی حکومت سے بلند ہو رہی ہیں۔ تفصیل ملاحظہ ہو۔

امریکی فوجیوں کی طرف سے مسلسل شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ ملٹری لیڈر، اعلیٰ افسران ایران جنگ شروع ہونے کے ساتھ ہی 'آرمیگڈون تصورات' کا پرچار کر رہے ہیں۔ 50 ملٹری یونٹوں سے چند دنوں میں 200 سے زائد پیغام موصول ہوئے کہ ٹرمپ اسرائیل کے ساتھ مل کر ایران پر بھرپور حملہ کرنے چلا ہے۔ بظاہر ایرانی عوام کی آزادی اور حکومت کی تبدیلی کا تاثر تھا۔ نیز ایرانی بیلسٹک میزائل پروگرام، ایرانی نیوی کا خاتمہ ہوگا اور یہ کہ وہ دوبارہ کبھی نیوکلیائی ہتھیار نہ بنا سکے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہ ٹرمپ کو Jesus (عیسیٰؑ) نے روحانی طور پر نامزد (مسح) کیا ہے، کہ ٹرمپ ایران میں (علامتی) آگ بھڑکائے تاکہ آرمیگڈون شروع ہو اور وہ (عیسیٰؑ) دنیا میں واپس لوٹ سکیں۔ ہیگستھ بارے یہ بھی کہا گیا کہ اس نے عیسائی قوم پرستانہ مذہبیت کا تذکرہ پینٹاگون میں بہت بڑھا دیا ہے اور وہ وائٹ ہاؤس میں بائیبل سٹڈی گروپ میں پابندی سے شریک ہوتا ہے۔ اس میں پادری تبلیغ کرتا ہے کہ اسرائیل کی حمایت مذہبی صحیفوں کا تقاضا ہے! امریکی فوج میں ان شکایات کی بھرمار ہوگئی ہے۔

تاہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے عظیم مبلغ مصلح جونبی کی آمد کے لیے توجہ فرمائیے چند امور پر۔ ٹرمپ جیسے اپسٹین ریکارڈ اور 'Hush money' اپنا جرم چھپانے کو خاتون کا منہ پیسے سے بند کرنے والا صدر؟ پورے غزہ، یروشلم، بیت اللحم کو (سیدنا عیسیٰؑ کا مقام پیدائش) اسرائیل کے ساتھ مل کر چھید ڈالنے، قتلِ عام کا شراکت کار ٹرمپ ہی درکار ہوتا ان کی تشریف آوری کو؟ ہماری سچی، نبی صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیوں میں (احادیث میں)، آپؑ کا شام میں دو فرشتوں کے ہمراہ اترنا مذکور ہے جب ہماری نماز کی صفیں تیار کھڑی ہوں گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے 'الدجال' کا آنا ہے جو شرِ محض ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے مکمل استیصال کے لیے تشریف لائیں گے۔ 'دین کی کمی اور علم سے رُوگردانی کے زمانے میں دجال (جھوٹے مسیح) کا خروج ہوگا۔' (مسند احمد) وہ عین آج کے مغربی معاشرے کے انسان نما حیوانوں میں مثالی 'حیوان'، اخلاق، شرم و حیا سے عاری، ظالم، بے رحم بھیڑیا ہوگا۔ اس کی پیشانی پر 'کافر' لکھا ہوگا۔ یاد رہے کہ ہیگستھ کے بازو پر عربی میں اسی طرح 'کافر' ٹیٹو ہے۔ اسرائیلی ایئرفورس کے ہر طیارے پر KFR اور ہر فوجی کی ٹوپی پر بھی کندہ ہوتا ہے۔ عبرانی میں جو لکھا ہے اس کے معنی بھی کفر ہی بنتے ہیں۔ آج ہم مسلمانوں کا اسرائیل یا امریکہ کا ساتھ دینا، دینی علم سے مکمل بے بہرہ ہونے اور غضب الٰہی کی طرف چل کر جانے کے مترادف ہے۔ آرمیگڈون، احادیث میں الملحمۃ الکبریٰ اور جدید علمی دنیا میں تیسری عالمی جنگ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ ان کی پہلی آمد پر تکذیب کر چکے ہیں۔ اور یہودی بزعمِ خود انہیں (نعوذ باللہ) سولی چڑھا چکے ہیں۔ اب جس کے منتظر ہیں وہ 'المسیح الدجال' ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں۔

ٹرمپ کو روحانی منصب کی عطا، وائٹ ہاؤس میں مذہبی سٹڈی گروپ نیا نہیں۔ عین یہی منظر افغانستان، عراق جنگوں کے دوران ہو چکا۔ اسی آرمیگڈون پر اُس وقت لاکھوں کتب فروخت ہوئیں۔ بہت بڑی جنگ جس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ورلڈ گورنمنٹ قائم کریں گے۔ ان کے صدور اسرائیل نوازی میں سبھی یکساں رہے۔ ریگن پابندی سے اس کنیسہ میں حاضری دیتا جہاں اسرائیل کے لیے مزید زمین کے حصول کی دعا کی جاتی۔ کلنٹن نے کہا تھا: 'میری تمنا ہے کہ اسرائیل میں مورچہ لگا کر رائفل سے اسرائیل کے دفاع کے لیے لڑنے کی سعادت حاصل کروں۔ یہ ایک نظریاتی جنگ ہے جس کا مقصد اسرائیل کا قیام و دوام ہے۔ Jesus کا حکم اور عیسائیوں کی ذمہ داری ہے گریٹر اسرائیل کا نقشہ پورا کرنے کی۔' ہمیں سیاسی اسلام سے مکمل پرہیز کروا کر خود مغرب، مذہبی جنونی

قتل وغارت گرانہ سیاست مسلسل کرتے چلے آئے ہیں۔جس کی انتہا آج پے در پے جنگیں ہیں۔ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مسخ کروا کر ورلڈ گورنمنٹ بنا رہے ہیں؟ ہمیں آپس میں لڑوانے مروانے میں جوتے رکھا۔ایران کو امریکہ نے ایرانی انقلاب پر ضبط شدہ پیسہ کئی گنا کر کے لوٹا دیا تھا وہ اربوں ڈالر اگر شام کی بشار الاسد کی حمایت میں مکمل غزہ نما تباہی پر استعمال نہ ہوئے ہوتے تو آج ایران کا امریکہ سے مقابلہ آسان ہو جاتا!

امریکہ نے ایران کے تیل کو قصداً حملے کا نشانہ بنایا۔ جس سے گاڑھا سیاہ دھواں بنا اور شدید آلودہ نقصان دہ بارش برسی جو سیاہی کی مانند تھی۔اس سے گردو پیش کے شہروں میں پانی کا نظام آلودہ اور تباہ کر کے عوام کے لیے شدید مسائل کھڑے کیے۔دنیا میں ایران پر حملے کے خلاف رائے عامہ ایک مرتبہ پھر امریکہ، اسرائیل سے بے زاری کی ہے۔وائٹ ہاؤس کے باہر امریکی حملے کے خلاف احتجاج میں بینر پر موقف واضح ہے۔'عراق یاد رکھو! جھوٹ کی بنیاد پر مزید کوئی جنگ نہ ہو'۔'مشرقِ وسطیٰ میں کوئی نئی جنگ نہ ہو'۔'پیسہ ہماری ضروریات کے لیے ہے جنگجوئی کے لیے نہیں'۔ رائٹر کے مطابق 65 فی صد امریکی، ایران کے ساتھ جنگ کے خلاف ہیں۔

چینی وزیر خارجہ نے اس جنگ بارے سخت بیان جاری کیا۔'اسے فوری ختم کیا جائے اور مذاکرات کی میز پر آئیں۔یہ مسائل جنگی بنیادوں پر حل نہیں ہو سکتے۔دنیا جنگل کے قانون کی طرف نہیں لوٹ سکتی۔ایران میں تبدیلی حکومت کا کوئی حقیقی مطالبہ موجود نہیں'۔ نیز انڈونیشیا نے ایران پر حملے کے بعد (قوم کے شدید احتجاج کے تناظر میں) بورڈ آف پیس، کا حصہ بننے سے انکار کر دیا ہے۔ ادھر ہم؟ 'مسخ شدہ ٹرمپ' کی مریدی میں رہیں گے کیا؟

برطانوی وزیر خارجہ نے ٹونی بلیئر پر شدید تنقید کی کہ 'ہمیں عراق جنگ کی غلطیوں سے سبق سیکھنے کی ضرورت ہے۔ وزیراعظم کو برطانوی مفاد میں فیصلہ کرنا چاہیے۔ سٹارمر نے درست قدم اٹھایا عراق کی غلطی نہ دہرانے کا'۔ جنگوں بھری اس دنیا میں پاکستان کو مخدوش معاشی، سیاسی صورت حال دیکھتے ہوئے اپنی خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کی اشد ضرورت ہے۔اندرونِ ملک بھی کرپشن کا خاتمہ کر کے کفایت شعاری برتی جائے۔کرپشن زدہ، مقروض قوم اپنی خود مختاری کا تحفظ نہیں کر سکتی!

❁❁❁

پریس ریلیز 13 مارچ 2026ء — **شجاع الدین شیخ**

اسرائیل اور امریکہ اسلاموفوبک دہشت گردی کے سرخیل ہیں۔ گریٹر اسرائیل کے قیام کے اعلانات اور ایران پر حملہ نے صہیونیوں کی اسلام دشمنی کو مزید کھول کر رکھ دیا ہے۔

اسرائیل اور امریکہ اسلاموفوبک دہشت گردی کے سرخیل ہیں۔ گریٹر اسرائیل کے قیام کے اعلانات اور ایران پر حملہ نے صہیونیوں کی اسلام دشمنی کو مزید کھول کر رکھ دیا ہے۔ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ چار برس قبل اقوامِ متحدہ کا 15 مارچ کو اسلاموفوبیا کے تدارک کا عالمی دن قرار دینا مسلم دنیا کے لیے ایک اہم پیش رفت تھی اور اُس قرارداد کو منظور کروانے میں اُس وقت کی حکومت اور وزیراعظم پاکستان نے کلیدی کردار ادا کیا۔اُس کے باوجود گزشتہ چار برس کے دوران مغرب میں توہینِ قرآن کے پے در پے واقعات دیکھنے میں آئے۔حجاب سمیت دیگر شعائرِ اسلام کو امریکہ، بھارت اور دیگر کئی مغربی ممالک میں نشانہ بنایا گیا۔کئی مغربی ممالک اسلام اور مسلمانوں کے خلاف منظم نفرت انگیزی اور تفریق کی پالیسی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ 7 اکتوبر 2023ء کے بعد ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کی غزہ پر بہیمانہ بمباری بھی مسلمانوں کے خلاف ریاستی دہشت گردی کا حصہ تھی اور نام نہاد امن معاہدوں کے بعد بھی اس درندگی میں کمی نہیں آئی۔ مسلم دشمنی اور اخلاقی گراوٹ کا یہ عالم ہے کہ رمضان المبارک میں مسجدِ اقصیٰ کو فلسطینی مسلمانوں کے لیے بند کر دیا گیا ہے اور اسرائیل اب خطے کے دیگر مسلم ممالک کو بھی نشانہ بنا رہا ہے۔ اسرائیل وزیراعظم نیتن یاہو اور امریکہ کے اعلیٰ عہدے داران انتہائی بے شرمی کے ساتھ گریٹر اسرائیل کے قیام کو اپنا مذہبی مشن قرار دے رہے ہیں اور اس ابلیسی ہدف کے حصول کے لیے وہ خطے کے مسلم ممالک کو جنگ میں جھونک رہے ہیں۔ایران پر حملہ اسی شیطانی منصوبہ کی تازہ ترین کڑی ہے اور اگلا نشانہ پاکستان ہو سکتا ہے۔امیر تنظیم نے کہا کہ اسرائیل اور اُس کے تمام معاونین کا معاملہ ''لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے'' کے مصداق ہے کہ جب تک عملی کارروائی نہیں کی جاتی وہ اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہیں آئیں گے۔لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ غیروں اور اُن کے اداروں پر انحصار کرنے کی بجائے مسلمان ممالک متحد ہوں۔اگر مسلمان ممالک مل کر دنیا بھر میں نظریاتی اور عملی اسلاموفوبیا کے مرتکب افراد، اداروں اور ممالک کا سفارتی اور معاشی بائیکاٹ کریں اور عسکری سطح پر جواب دینے کی تیاری کریں تو طاغوتی قوتیں گھٹنوں کے بل گر جائیں گی اور صرف اسی طریقے سے مظلوم مسلمانوں کی حقیقی دادرسی اور اسلام کا بول بالا کرنا ممکن ہے۔(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی، پاکستان)

ہفت روزہ ''ندائے خلافت''

تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب،
ایک علمی، دعوتی اور تربیتی رسالہ!

صرف آپ ہی کے زیرِ مطالعہ کیوں؟

وقت اور حالات کی اشد ضرورت ہے کہ اسے ایک مشن سمجھ کر واعظین و مربیین، تعلیمی اداروں، لائبریریوں، مکتبہ جات اور ہر گھر و فرد اور خاص طور پر الاقرب فالاقرب کی بنیاد پر اپنے دوست، احباب اور اعزہ واقرباء تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کریں۔یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہوگا۔ان شاءاللہ!

لیلۃ الجائزہ کو شاپنگ میں ضائع نہ کریں!

مفتی رفیق احمد

رمضان المبارک آتے وقت جس طرح انوار و برکات کو اپنے دامن میں سمیٹ لاتا ہے اسی طرح رخصتی کے وقت بھی انعامات ونوازشات کی بارش برساتے ہوئے ہمیں الوداع کہہ جاتا ہے۔ عیدالفطر کا چاند جیسے ہی نظر آتا ہے تو چاروں طرف خوشیوں وشادمانیوں کا سماں چھا جاتا ہے۔ مسلمان باہم بغل گیر ہو کر خوشیاں بانٹتے ہیں اور آپس میں مبارکبادیاں پیش کرتے ہیں۔ چلیے یہاں تک تو ٹھیک ہے۔ مگر ہم میں کچھ بدنصیب مرد و خواتین چاند نظر آتے ہی بازاروں کا رخ کر لیتے ہیں۔ چاروں طرف شور شرابہ اور اودھم مچا رہتا ہے۔ گویا ہر سو شورِ دار و گیر کا بازار گرم ہے۔ اس مقدس رات میں مسلم عورتوں میں بے پردگی اور بے حیائی اتنی کثرت سے ہوتی ہے کہ پوچھیے مت!! شاپنگ کے نام پر اجنبی مرد و عورت میں اتنا اختلاط کہ شیطان بھی شرما جائے!! رمضان کے پورے مہینے میں بھوک و پیاس برداشت کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کی گئی۔ نفس کو شرعی حدود میں رکھ کر صحیح تربیت دی گئی۔ دل کو شہوت رانی سے پاک کیا گیا۔ خواہشاتِ نفس پر قابو پا کر قربِ الٰہی حاصل کی گئی۔ لیکن افسوس صد افسوس کہ ایک لمحہ میں ایک مہینے کی پوری محنت پر پانی پھیر دیا گیا۔ اور ایسے ایسے غیر شرعی کام کئے جاتے ہیں کہ پوچھیے مت۔ چاند رات میں کچھ علاقوں میں عید ملن پروگرام کیا جاتا ہے جس میں مرد و عورت بے حیائی کے ساتھ نغمہ سرائی کرتے ہیں۔ گانا باجہ اور پتہ نہیں کیا کیا کیا جاتا ہے۔ اس پر طرّہ یہ کہ ان تقریبات میں شراب و کباب، رقص و سرود، لہو و لعب میں پڑنے کے ساتھ تسکینِ نفس کے لیے حیا سوز کام کرنا، یہ سب اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینا نہیں تو اور کیا ہے؟ درحقیقت چاند رات جسے نبی کریم ﷺ نے ''لیلۃ الجائزہ'' کہا یعنی انعام کی رات، محاسبہ نفس کی رات ہے۔ تو آپ کے ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہو گا کس چیز کا محاسبہ کیا جائے جواب ہے ''نفس کا محاسبہ'' کیا جائے کہ رمضان المبارک میں جہاں اللہ تعالیٰ کی چھما چھم برستی رحمتوں اور برکتوں سے کتنا کچھ پانے کی ہم نے کوشش کی؟ کیا ہماری مغفرت و بخشش ہوئی؟ ہمارے گناہ اور خطائیں معاف کی گئیں؟ کیا ہم نے روزوں کی روح کو حاصل کیا؟ کیا ہم نے اپنے دل کو تقویٰ کے زیور سے آراستہ کیا؟ کیا ہم نے اعتکاف کے ذریعے اپنی نفس کی تربیت کی؟ کیا ہم نے پابندی کے ساتھ تراویح پڑھی؟ کیا ہم نے اس ماہِ مبارک میں قرآن سے اپنا رشتہ استوار کیا؟ کیا ہم نے ایسے کام کیے کہ جن کے سبب اپنی مغفرت کی امید باندھیں؟ تو چاہیے کہ اس رات کو خاص طور پر استغفار اور دعاؤں میں گزاریں اور ماہِ رمضان کو غفلت میں گزارنے پر ندامت کے آنسو بہائیں، اور ان جیسے اعمال کے ذریعے رب کی خوشنودی حاصل کرنے کی جدوجہد کی جائیں۔ تو یہ چاند رات ہماری زندگی کے لیے نعمت و آسائش کے حصول یابی کا اہم ذریعہ وسبب ہو گا۔

اب ذرا اس بابرکت رات کی عظمت کو بھی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ میری امت کو رمضان شریف میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر دی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملیں۔ 1) ان کے (روزے دار کے) منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ 2) ان کے (روزے دار کے) لیے مچھلیاں تک دعا کرتی ہیں اور افطار کے وقت تک کرتی رہتی ہیں۔ 3) جنت ہر روز ان کے لیے آراستہ کی جاتی ہے، پھر حق تعالیٰ شانہ فرماتا ہے کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے (دنیا کی) مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر میری طرف آئیں۔ 4) اس میں سرکش شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ 5) رمضان کی آخری رات میں روزے داروں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کیا یہ شب مغفرت شب قدر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، نہیں بلکہ (اللہ کا) دستور یہ ہے کہ مزدور کا کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دے دی جاتی ہے۔ (مسند احمد) مزید آقائے دو جہاں امام الانبیاء ﷺ فرماتے ہیں کہ جو عیدین کی راتوں میں جاگ کر عبادت کا اہتمام کرے گا، اس کا دل اس وقت بھی زندہ رہے گا، جس وقت سب کے دل مردہ ہو جائیں گے۔ (ابن ماجہ، طبرانی اوسط) آخر نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد پاک بھی سن لیجیے آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ: جو شخص پانچ راتوں میں (عبادت کے لیے) جاگا۔ اس کے واسطے جنت واجب ہو جائے گی (وہ پانچ راتیں یہ ہیں) (1) لیلۃ الترویہ (8 ذی الحجہ کی رات) (2) لیلۃ العرفہ (عرفہ 9 ذی الحجہ کی رات) (3) لیلۃ النحر (10 ذی الحج، عیدالاضحی کی رات) (4) لیلۃ الجائزہ (عیدالفطر کی رات) (5) شب برأت (پندرہویں شعبان کی رات) (ترغیب وترہیب)۔

ان تمام مذکورہ بالا احادیث نبویہ سے اس رات کی عظمت ظاہر ہو گئی کہ یہ شب شب غفران ہے۔ یہ شب شبِ بخشش ومغفرت ہے۔ یہ شب شب نعمت وفرحت ہے۔ یہ شب شب وصال اللہ ہے۔ یہ شب شب حیات قلب ہے۔ یہ شب شب وجوب جنت وبہشت ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اس رات کو بے کار کاموں میں رائیگاں نہ کریں۔ شاپنگ وغیرہ پہلے ہی کر لیں۔ تمام کاموں سے فارغ ہو کر دلجمعی کے ساتھ عبادت و ریاضت اور صدقہ وخیرات میں صرف کریں۔ ممکن ہو تو غریبوں کو تلاش کر کے صدقۂ فطر رات ہی میں ادا کر دیں تو غریب آپ کے صدقے کا بھرپور فائدہ اٹھا لے گا۔ رب قدیر سے دعا ہے کہ ہمیں چاند رات اللہ کی مرضی کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور لیلۃ الجائزہ کے تمام انوار و برکات سے مالا مال فرمائے۔ بالخصوص ہماری بخشش فرمائے۔ گناہوں سے پاک فرمائے۔ زندگی میں بار بار رمضان عطا فرمائے! آمین یارب العالمین!

❀❀❀

دعائے مغفرت — انا للہ وانا الیہ راجعون

☆ حلقہ کراچی وسطی، ماڈل کالونی کے رفیق محترم ڈاکٹر سہیل سعادت اور محترم ڈاکٹر فیصل سعادت کے والد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0321-2284688

☆ حلقہ کراچی وسطی، بنوری ٹاون کے ملتزم رفیق محترم شارق ظہیر کی پھوپھی وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0322-2661050

☆ حلقہ پنجاب جنوبی کے منفرد اسرہ تونسہ شریف کے نقیب محترم رضا محمد گجر کی بھابھی وفات پا گئیں۔
برائے تعزیت: 0333-6461909

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

اخبارِ اسلام

غزہ: اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- فلسطینی مرکزی ادارہ شماریات نے اعلان کیا ہے کہ 2025ء کے اختتام تک فلسطین کی مجموعی آبادی میں خواتین کا تناسب تقریباً 49 فیصد رہا، جس کی کل تعداد 27 لاکھ 40 ہزار ہے۔ خواتین کے عالمی دن کے موقع پر جاری کردہ بیان میں ادارے نے وضاحت کی کہ مغربی کنارے میں خواتین کی تعداد تقریباً 16 لاکھ 90 ہزار اور غزہ کی پٹی میں 10 لاکھ 60 ہزار ہے۔ قابض اسرائیل کی وحشیانہ نسل کشی کے آغاز سے اب تک غزہ کی پٹی میں 22 ہزار 57 خواتین بیوہ ہو چکی ہیں، جس کی وجہ سے خواتین کی سربراہی میں چلنے والے خاندانوں کی شرح جنگ سے پہلے کے 12 فیصد سے بڑھ کر 18 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ 2025ء کے دوران غزہ کی پٹی میں افرادی قوت میں خواتین کی شرکت 17 فیصد رہی، جبکہ مردوں کی شرکت 63 فیصد سے گر کر 31 فیصد رہ گئی۔ اسی طرح خواتین میں بے روزگاری کی شرح 92 فیصد تک پہنچ گئی ہے جبکہ مردوں میں یہ شرح 81 فیصد ہے۔ مغربی کنارے میں افرادی قوت میں خواتین کی شرکت 19 فیصد ریکارڈ کی گئی جبکہ مردوں کی شرکت 72 فیصد رہی، وہاں خواتین میں بے روزگاری کی شرح 27 فیصد اور مردوں میں 28 فیصد ہے۔ 19 سے 29 سال کی عمر کے ان نوجوانوں میں بے روزگاری کی شرح 79 فیصد تک جا پہنچی ہے جن کے پاس ڈپلومہ یا اس سے اعلیٰ ڈگری موجود ہے۔ غزہ کی پٹی میں تقریباً 94 فیصد طبی مراکز کو قابض دشمن نے نقصان پہنچایا یا مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ اس سفاکیت کے نتیجے میں اکتوبر 2025ء سے اکتوبر 2026ء کے درمیانی عرصے میں تقریباً 37 ہزار حاملہ اور دودھ پلانے والی مائیں شدید غذائی قلت کا سامنا کر رہی ہیں۔ ماؤں کی اموات کی شرح میں بھی خوفناک حد تک اضافہ ہوا ہے جو طبی خدمات کے مکمل خاتمے کی ایک خطرناک علامت ہے۔ غزہ کی وزارت داخلہ کے مطابق گزشتہ ماہ فروری کے دوران غزہ کی پٹی میں تقریباً 3 ہزار نئے بچوں کی پیدائش ریکارڈ کی گئی ہے۔ شدید جنگی حالات، مسلسل بمباری اور انسانی بحران کے باوجود نئی زندگیوں کی آمد غزہ کے عوام کے عزم، امید اور بقا کی علامت قرار دی جا رہی ہے۔
- قابض اسرائیلی حکام نے مسجد الاقصیٰ کو بند کر کے نمازیوں کو مسجد میں داخلے اور عبادت کی ادائیگی سے محروم کر دیا گیا ہے۔ سیکیورٹی اقدامات کے نام پر عائد پابندیوں کے تحت مسجد کے دروازے بند رکھے گئے ہیں، جبکہ القدس شریف کے قدیم شہر میں اسرائیلی فورسز کی بھاری نفری تعینات ہے۔
- انتہا پسند یہودی تنظیموں نے یہودیوں کی عید الفصح کے دوران مسجد اقصیٰ کے اندر جانوروں کی قربانی دینے کی مہم میں تیزی پیدا کر دی ہے۔ یہ عید اس سال یکم سے 8 اپریل کے درمیان منائی جائے گی۔ یہ اشتعال انگیز قدم ایسے وقت میں اُٹھایا گیا ہے جب رمضان المبارک کے دوران بھی مسجد اقصیٰ کو نماز کے لیے بند رکھا گیا ہے۔ 2025ء کے دوران مسجد اقصیٰ میں چھوٹے جانور یا ذبح شدہ گوشت کے ٹکڑے لے جانے کی تین کوششیں ریکارڈ کی جا چکی ہیں۔
- القسام بریگیڈز کے ترجمان اُبو عبیدہ نے امت مسلمہ سے اپیل کی ہے کہ وہ دشمن کے اُن منصوبوں کے مقابلے میں اتحاد اور یکجہتی کا مظاہرہ کریں، جن کا مقصد جارحیت کے دائرے کو مزید وسیع کرتے ہوئے اُسے دوسرے عرب ممالک تک پھیلانا ہے۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **ایران: امریکا، اسرائیل کے حمایتی شہریوں کی جائیداد ضبط کرنے کا اعلان:** ایرانی عدلیہ نے اعلان کیا ہے کہ جو ایرانی شہری بیرون ملک اسرائیل اور امریکا کے ساتھ تعاون کریں گے، ان کی جائیداد ضبط کر لی جائے گی اور انہیں قانونی سزائیں دی جائیں گی۔ حکام کا کہنا ہے کہ قانون کے مطابق امریکا اور اسرائیل کے ساتھ ہر قسم کی شراکت جرم شمار ہو گی۔
- **امریکہ: ٹرمپ کو مجتبیٰ خامنہ ای کے انتخاب پر مایوسی ہوئی:** امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے نئے سُپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای کے انتخاب پر ردعمل دیتے ہوئے مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس طرح کی قیادت خطے میں استحکام کے لیے مثبت پیش رفت نہیں سمجھی جا سکتی۔ واضح رہے کہ امریکا کے ایران کے خلاف جاری حملوں کو اب تک کی مہنگی ترین فوجی کارروائیوں میں شمار کیا جا رہا ہے۔ جس میں واشنگٹن اپنی جدید ترین ٹیکنالوجی، ہتھیاروں اور جنگی طیاروں کا استعمال کر رہا ہے۔ امریکا کو اس جنگ پر روزانہ اربوں ڈالر خرچ کرنا پڑ رہے ہیں جب کہ ایران کے جوابی حملوں سے خطے میں امریکی فوجی اثاثوں کو بھی نمایاں نقصان پہنچ رہا ہے۔
- **لبنان: عام انتخابات دو سال کے لیے مؤخر:** لبنان کی پارلیمنٹ نے مئی کے عام انتخابات کو دو سال کے لیے مؤخر کرنے کے حق میں ووٹ دے دیا، 76 ارکان نے انتخابات ملتوی کرنے کے حق میں جبکہ 41 ارکان نے مخالفت میں ووٹ دیا۔ واضح رہے کہ لبنان پر گزشتہ کئی روز سے اسرائیل کے وحشیانہ حملے جاری ہیں، زمینی فوج ہیلی کاپٹرز کے ذریعے مشرق لبنان میں اتر گئی ہے اور اب تک وہاں 394 افراد شہید اور ایک ہزار سے زیادہ زخمی ہیں۔
- **سعودی عرب: ایران کو جوابی کارروائی کی وارننگ دے دی:** مشرق وسطیٰ میں بڑھتی کشیدگی کے دوران سعودی عرب نے پہلی مرتبہ ایران کو براہ راست جوابی کارروائی کی وارننگ دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اگر مملکت یا اس کی توانائی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا تو ریاض خاموش نہیں بیٹھے گا۔ دوسری جانب ایرانی موقف ہے کہ اُس کی کارروائیوں کا ہدف خلیجی ممالک نہیں بلکہ خطے میں موجود امریکی مفادات اور فوجی اہداف ہیں۔ تہران نے مطالبہ کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قائم امریکی فوجی اڈوں کو بند کیا جائے۔
- **بھارت: کشمیری خواتین جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال ہو رہی ہیں:** غیر قانونی طور پر بھارت کے زیر قبضہ جموں و کشمیر میں کل جماعتی حریت کانفرنس نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت کشمیریوں کی تذلیل کرنے اور علاقے میں جاری جدوجہد آزادی کو دبانے کے لیے کشمیری خواتین کو جنگی ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ حریت ترجمان نے انصاف کے بین الاقوامی اداروں، اقوام متحدہ اور عالمی برادری پر زور دیا کہ وہ کشمیری خواتین کو درپیش مشکلات کا نوٹس لیں۔
- **بنگلہ دیش: چراغاں پر پابندی:** وزیر داخلہ صلاح الدین احمد نے اعلان کیا کہ توانائی بحران کے پیش نظر چراغاں پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ حکومتی عمارتوں پر بنگلہ دیش کے یوم آزادی (26 مارچ) اور عید کی روایتی سجاوٹ میں روشنی کے استعمال کو کم کیا جائے گا۔ شاپنگ مالز کو بھی لائٹنگ سے منع کر دیا گیا ہے۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

چمکدار صفائی
گہرائی تک اثر
شاندار صفائی، اُجلی دھلائی
کم مقدار، زیادہ صفائی
منفرد اور دیرپا خوشبو
رنگوں کی حفاظت
کپڑوں کی حفاظت
جلد کی حفاظت
1kg
KLINIT
صفائی اور بچت ایک ساتھ
Multi Action
Power Magic
Detergent Powder
With Colour Guard
میرا با اعتماد
انتخاب
شاندار صفائی
کم پیسے، زیادہ دھلائی
بھرپور جھاگ، داغوں کا صفایا
مہکتی خوشبو
A proud PAKISTANI brand
Net Weight
1kg
TWO IN ONE ACTION
Whiff
Detergent Powder
Cleans+Disinfects
Let your Clothes Smile!
LONG BAR
SUPER SAVING PACK
DISHWASH BAR
JR Industries:
Shah House, Plot # A89-91, Dhani Bux,
Sector 51-A, Scheme 33, Karachi Pakistan
For Online Order
0304 706 1265
jri.com.pk

Vol: 35 Regd. No. C.P.L NO.114 No.11

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore

ACEFYL cough syrup

Acefylline piperazine 45mg + diphenhydramine HCl 8mg

PAKISTAN'S MOST PRESCRIBED COUGH SYRUPS

Nabiqasim Industries (Pvt.) Ltd.
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi - 74200

+92 21 - 111 742 762
+92 21 - 2636313
info@nabiqasim.com
www.nabiqasim.com

your Health our Devotion